یومِ جمعہ
فضائل - مسائل - اور احکام
www.KitaboSunnat.com
ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
نورِ اسلام اکیڈمی لاہور

www.KitaboSunnat.com

یومِ جمعہ

فضائل۔ مسائل۔ اور احکام

ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور

○

نور اسلام اکیڈمی

پوسٹ بکس 5166 لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوقِ طباعت و اشاعت بحق
نور اسلام اکیڈمی لاھور
محفوظ ہیں

ناشر ——— حافظ خالد محمود خضر
مدیر عمومی نورِ اسلام اکیڈمی لاہور
مقام اشاعت ——— خان سٹریٹ' اعجاز پارک' ماڈل ٹاؤن لنک روڈ' لاہور
مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس' لاہور

اشاعت :

اول ——— ستمبر ۱۹۹۷ء ——— ۱۱۰۰

ملنے کے پتے :

- مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن
  ۳۶/کے ماڈل ٹاؤن' لاہور' فون : 5869501-2-3
- مکتبہ سلفیہ' شیش محل روڈ لاہور' فون : 7237184
- اسلامی اکادمی' ۱۷-اردو بازار لاہور
- فاران اکیڈمی' قذافی مارکیٹ' ۱۷-اردو بازار لاہور
- اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ' شاہ عالم مارکیٹ لاہور
- دار الفرقان للنشر والتوزیع
  ص ب 21441' الریاض 11475' سعودی عرب
- ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور (مؤلف)
  ص ب 203' الدوادمی 11911 (الریاض) سعودی عرب
  فون : 01-6423617

قیمت : 36 روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورِ اسلام اکیڈمی لاہور

اغراض ----- و ----- مقاصد

حقیقی ایمان سے محرومی اور اتّباعِ سُنّت سے اعراض کا نتیجہ ہے کہ :

امّتِ مسلمہ پر جہالت اور جاہلیت بری طرح مسلّط ہو چکی ہے۔ وہ فرقوں، مسلکوں، برادریوں اور قوموں میں بٹی ہوئی ہے۔ نتیجۃً دنیا بھر میں کمزور اور بے بس بن کر جینے پر مجبور ہے۔

نوراسلام اکیڈمی لاھور اپنی بساط بھر کوشش کرے گی کہ ایسی کتابوں کی اشاعت کا انتظام کرے کہ :

مسلمانوں میں دوبارہ حقیقی ایمان پیدا ہو سکے۔

اتّباعِ سُنّت ان کی زندگی کا حصہ بن جائے۔

اور وہ فرقوں، برادریوں اور قوموں میں تقسیم ہونے کی بجائے ایک امّتِ مسلمہ نظر آئے۔

نتیجۃً امّتِ مرحومہ دنیا میں باعزّت و بامراد اور آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر رہے اور ہر موقع پر صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین!

برائے رابطہ : حافظ خالد محمود خضر (مدیر عمومی)

نور اسلام اکیڈمی

پوسٹ بکس 5166 لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ و نَستَعِيْنُه و نَسْتَغْفِرُهُ، ونَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، وَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَه وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَن لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اَمَّا بعد:

لفظ جمعہ:

لفظ جمعہ کو "جُمُعہ" "جُمْعہ" یا "جُمَعہ" تینوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔ قرآنِ کریم کی سورت الجمعہ آیت نمبر۹ میں ﴿یَومِ الجُمُعَةِ﴾ نازل ہوا ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ: "یہ لفظ الجمع (بمعنی اجتماع) سے ماخوذ ہے، اِس لئے کہ ہر ہفتے اس دن اہل اسلام اکٹھے ہوتے ہیں۔" (مختصر تفسیر ابن کثیر ۳ / ۴۹۹)

اس دن کا نام "جمعہ" رکھنے کی ایک وجہ حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

((يَا سَلْمَانُ! هَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ: هُوَ الَّذِي جَمَعَ اللّٰهُ فِيهِ أَبَاكُمْ (۱)

"سلمان! معلوم ہے جمعہ کے دن کی حقیقت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: "ہاں اس دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے والد گرامی (حضرت آدم علیہ السلام) کو پیدا فرمایا تھا........"

(۱) مسند احمد ۵ / ۴۳۹ و ۴۴۰، المعجم الکبیر للطبرانی ۶ / ۲۳۷ ح ۶۰۸۹۔ امام الہیثمی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو مجمع الزوائد ۲ / ۱۷۴ ح ۳۰۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مفہوم متعدد احادیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے جس کی تفصیل آئندہ آ رہی ہے۔

اسلام سے پہلے عربوں کے ہاں اس دن کا نام "العروبہ" تھا۔ بعض روایات کے مطابق کعب بن لوی نے اس کا نام جمعہ تجویز کیا اور وہ معروف ہوگیا۔ امام قرطبی کے بیان کے مطابق آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے بھی اہل مدینہ اس روز عبادت کے لئے جمع ہوتے تھے اور انہوں نے اس دن کو "جمعہ" (اجتماع) کا نام دیا تھا۔[۲]

نمازِ جمعہ کی ابتداء :

روایات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ جمعہ کا حکم مکہ مکرمہ میں ہی نازل ہوگیا تھا' حالات کی سنگینی کی وجہ سے آپ ﷺ نے وہاں نمازِ جمعہ ادا نہیں فرمائی۔ ہاں! البتہ اِدھر مدینہ منورہ میں مقیم صحابہ کرام ؓ' حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ ؓ کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ اس کی تفصیلات کتبِ حدیث میں یوں بیان ہوئی ہیں :

"حضرت عبدالرحمٰن کے والد یعنی کعب بن مالک کی جب بینائی چلی گئی تو وہ اپنے والد کو لے کر آیا جایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب بھی میرے والد جمعہ کی اَذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے حق میں رحمت و مغفرت کی دُعا کرتے۔ میں نے دریافت کیا: "کیا ماجرا ہے جب بھی آپ جمعہ کی اَذان سنتے ہیں تو اسعد بن زرارہ کے حق میں ضرور دُعا کرتے ہیں؟" اُنہوں نے فرمایا : "بات یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں اسعد بن زرارہ نے ھزم النَبِیت میں جمعہ پڑھایا تھا اور یہ آبادی بنی بیاضہ کے کالے پہاڑوں میں نقیع کے مقام پر واقع ہے' اس مقام کو "نَقِیع الخَضَمات" بھی کہا جاتا تھا۔" میں نے دریافت کیا : "آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟" اُنہوں نے فرمایا : "چالیس" (رضی

(۲) اضواء البیان للشنقیطی ۸ / ۲۷۰'۲۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عن الصحابہ اجمعین) [۳]

البتہ آپ ﷺ نے پہلا جمعہ بنی سالم بن عوف کے باغ میں ادا کیا تھا۔ بنی سالم بن عوف کی رہائش گاہیں قبا اور مدینہ طیبہ کے درمیان تھیں۔ ہوا یوں کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے سوموار کے دن ۸ / ربیع الاول ۱۴ نبوت یعنی ۱ ہجری بمطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کو قبا میں تشریف لائے۔ منگل' بدھ اور جمعرات کو یہاں قیام فرمایا۔ اِس دوران آپ ﷺ نے یہاں مسجد تعمیر کی اور جمعہ کے روز یہاں سے روانہ ہوئے تو بنی سالم بن عوف کے علاقے میں نمازِ جمعہ کا وقت ہوگیا اور یہاں آپ ﷺ نے اپنی زندگی کا پہلا جمعہ ادا کیا۔ [۴]

نمازِ جمعہ کی فضیلت :

فرض نمازوں کی طرح نمازِ جمعہ کی بھی بڑی اہمیت ہے اور یہ نماز دوسری فرض نمازوں سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ، إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)) [۵]

"پانچوں نمازیں' جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان المبارک سے لے کر رمضان تک اپنے اپنے درمیانی وقفہ کے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبائر سے

---

(۳) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ۔ باب الجُمُعَة فی القری ح ۱۰۶۹۔ علامہ ناصر الدین الالبانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

(۴) سیرت ابن ہشام ۱ / ۴۹۴ اور زاد المعاد ۱ / ۳۷۳

(۵) صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ ح ۲۳۳ و مسند احمد ۲ / ۳۵۹ و سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب فی فضل الصلاۃ الخمس ح ۲۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرہیز کیا جائے۔"

اور پھر نمازِ جمعہ کو تو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اگر یہ پورے اہتمام سے ادا کی جائے تو سات روز سے بڑھ کر دس روز تک کا کفّارہ بن جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَ زِيَادَةُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ)) (٦)

"جس کسی نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر نمازِ جمعہ کے لئے آیا اور توجہ اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اِس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو گئے' مزید تین دِن کے گناہ بھی معاف ہو گئے۔" (بشرطیکہ کبائر سے بچا رہے)

نمازِ جمعہ کا یہ اعزاز کیوں ہے؟ اور کن شرائط کے ساتھ مخصوص ہے' اِس کی تفصیل آپ ﷺ نے یوں بیان فرمائی:

((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ، وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ

---

(٦) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب فضل من استمع وانصت في الخطبة ح ۸۵۷ و مسند احمد ۲ / ۴۲۴ و سنن ابی داؤد كتاب الصلاة باب فضل الجُمُعَة ح ۱۰۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمْثَالِهَا﴾ [الانعام: ١٦٠])) (۷)

" نمازِ جمعہ کے لئے آنے والے لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں : ایک آدمی نمازِ جمعہ کے لئے آتا ہے لیکن (دورانِ خطبہ) کوئی فضول کام بھی کرتا ہے تو یہ اس کا نصیب ہے (اس کو جمعہ کا ثواب نہیں ملا' البتہ نمازِ ظہر کا ثواب مل جائے گا) دوسرا آدمی دُعا کی نیت سے آتا ہے' اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کی دُعا قبول فرما لے یا نہ قبول کرے۔ تیسرا آدمی جمعہ کے لئے آتا ہے' خاموش اور پُرسکون۔ کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ ہی کسی کو تکلیف دیتا ہے۔ اِس شخص کی نماز اگلے جمعہ تک کے لئے کفارہ بن جاتی ہے' مزید تین دن کے لئے بھی کفارہ ہے۔ اسے یہ درجہ اس لئے حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (الانعام : ۱٦۰) "جو آدمی نیکی لے کر حاضر ہوا اُسے دس گنا ثواب ملے گا۔"

تارکِ جمعہ کا انجام

تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے سے نمازِ جمعہ کی اہمیت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے نمازِ جمعہ کے بارے میں بلا عذرِ شرعی کوتاہی کرنے والے کے بارے میں شدید وعید سنائی ہے۔ فرمایا :

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُـمَّ أُحَـرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ)) (۸)

---

(۷) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الکلام والامام یخطب ح ۱۱۱۳ امام الالبانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ صحیح ابن خزیمہ ۳ / ۱۵۷ ح ۱۸۱۳

(۸) صحیح مسلم۔ کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنھا ح ۶۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ کسی ساتھی کو حکم دوں اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر جو مرد نمازِ جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں انہیں ان کے گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ)) (۹)

"لوگ نمازِ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ نتیجۃً وہ ہمیشہ کے لئے غفلت کا شکار ہو جائیں گے۔"

ایسے نادان اور غافل آدمی کو صرف تین جمعوں کی مہلت ہے' اس کے بعد اُس کا دل مہر زدہ ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)) (۱۰)

"جس نے تین جمعہ سُستی' کوتاہی کی وجہ سے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔"

جس شخص کو ایمان کی قیمت معلوم ہو اُس کے لئے اس سے بڑی سزا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُس کو اس نعمت سے محروم کر دیا جائے۔ ہاں! جمعہ کے بارے میں سُستی

---

(۹) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب التغليظ فى ترك الجُمُعَة ح ۸۶۵ و سنن النسائى كتاب الجُمُعَة باب التشديد فى التخلف عن الجُمُعَة ح ۱۳۶۹ و سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب التغليظ فى التخلف عن الجماعة۔

(۱۰) سنن ابى داوٗد كتاب الصلاة باب التشديد فى تركِ الجُمُعَة ح ۱۰۵۲ و سنن الترمذى كتاب الصلاة باب ما جاء فى ترك الجُمُعَة من غير عذر ح ۵۰۰ و سنن النسائى كتاب الجُمُعَة باب التشديد فى التخلف عن الجُمُعَة ح ۱۳۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا واقعی نعمتِ ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ كُتِبَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ)) [11]

"جس کسی نے تین جمعہ بغیر کسی عذر کے چھوڑ دیئے اُسے منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں نمازِ جمعہ کا دین میں مقام اور اس کی فضیلت و اہمیت بہت واضح ہے۔ اسی طرح نمازِ جمعہ کے بارے میں سُستی کرنے والے یا بالکلیہ ہی اُسے چھوڑنے والے کی سزا اور وعید بھی دو ٹوک ہے۔ ہمارے معاشرے کی ایک بدقسمتی تو یہ ہے کہ عام لوگوں میں سے بڑی مشکل سے دس فیصد افراد جمعہ کا اہتمام کرتے ہیں اور جو جمعہ پڑھنے جاتے ہیں وہ بھی عین آخر وقت پر کہ بس نماز میں شریک ہوئے اور واپس دوڑے چلے آئے۔ اور دوسری بدقسمتی یہ ہے کہ عام مولویوں نے جمعہ کے منبر کو' جو اصلاحِ عقائد اور تعلیمِ دین کے لئے استعمال ہونا چاہئے تھا' قصّے' کہانیاں' لطیفے اور چٹکلے حتیٰ کہ ہیر رانجھا اور امام دین کے شعر سنانے تک کے لئے استعمال کر رکھا ہے۔ شاید ہی کسی مسجد میں سال میں ایک آدھ مرتبہ احکام و آدابِ جمعہ کا بیان ہوتا ہو' ورنہ لمبی لمبی اختلافی سیاسی تقریروں سے ہی ان علماء کو فرصت نہیں ملتی۔ الا ماشاء اللہ۔

دین کے اتنے اہم رکن کو اِس بے دردی سے پامال اور ضائع ہوتے ہوئے دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ اِس موضوع سے متعلق اہم اور ضروری باتوں کو آسان اُردو میں جمع کر دیا جائے' شاید کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کو احترامِ جمعہ کی توفیق دے دے۔

---

(11) المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۱۷۰ ح ۴۲۲ علامہ الالبانی نے متعدد شواہد کی وجہ سے حدیث کو حسن قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الترغیب ح ۷۲۸ و صحیح الجامع ح ۶۱۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے اُس کے اسماءِ حسنیٰ کے حوالے اور واسطے سے بھرپور التجا کے ساتھ دُعا ہے کہ مجھے حق بات تفصیل و دلیل سے سمجھنے اور آسان زبان میں تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کو حق سمجھنے کے بعد اخلاص کے ساتھ اُس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محتاجِ دُعا و اصلاح

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

الدوادی —— سعودی عرب

۱۰ / محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی منزل :

یومِ جمعہ کی امتیازی شان

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو بہت سارے اعزازات و اختصاصات سے نوازا ہے جن کی تفصیل آپ ﷺ نے موقع بہ موقع بیان فرمائی ہے۔ مستند اور قابلِ اطمینان احادیث کی روشنی میں جو تفصیلات مل سکی ہیں اُن کی تفصیل کچھ یوں ہے :

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور موت جمعہ کے روز ہوئی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے :

((مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ......)) (۱۲)

"تمہارے لئے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے' اِسی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' اِسی دن ان کی وفات ہوئی' اِسی دن قیامت کا صور پھونکا جائے گا اور اِسی دن لوگ بیہوش ہو ہو کر مریں گے۔"

تخلیقِ آدم علیہ السلام کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا :

((خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ

---

(۱۲) مسند احمد ۴ / ۸' و سنن ابی داؤد کتاب الجُمُعَة تفریع ابواب الجُمُعَة ح ۱۰۴۷ و سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب اکثار الصلاۃ علی النبی یوم الجُمُعَة ' المستدرک ۱ / ۲۷۸۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ علامہ ناصر الدین الالبانی نے بھی سنن ابی داوٗد کی تحقیق میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)) (۱۳)

"اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتے کے روز پیدا فرمایا' پہاڑوں کو اتوار کے روز' درختوں کو سوموار کے روز' ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے روز' نور (روشنی اور ہدایت) کو بدھ کے روز پیدا فرمایا' جمعرات کے روز جانور پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز عصر کے بعد پیدا فرمایا، آخری مخلوق جمعہ کی آخری گھڑیوں میں' عصر اور رات کے درمیانی وقت میں۔"

(۲) روزِ قیامت کے سارے مرحلے جمعہ کے روز ہی مکمل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلاَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) (۱۴)

"جس سب سے اچھے دن میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' اسی دن وہ جنت میں پہنچے' اسی دن وہاں سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے روز ہی آئے گی۔"

---

(۱۳) صحیح مسلم کتاب صفات المنافقین و احکامھم باب ابتداء الخلق و خلق آدم علیہ السلام و مسند احمد ۲ / ۳۲۷

(۱۴) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب فضل یوم الجُمُعَة ح ۸۵۴ و سنن الترمذی کتاب الجُمُعَة باب ما جاء فی فضل الجُمُعَة ح ۴۸۸ و سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب ذکر فضل یوم الجُمُعَة والمستدرک للحاکم ۱ / ۲۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نَفْخَةَ" اور "صَعْقَةَ" کے حوالے سے حدیث ابھی گزری ہے۔

(۳) جمعہ کی اسی عظمت و ہیبت کی وجہ سے ساری کائنات اس روز آہ و زاری اور گریہ کرتی رہتی ہے۔ سوائے انسانوں اور جنوں کے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :

((......وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلاَّ وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلاَّ الْجِنَّ وَالإِنْسَ......)) (۱۵)

"......ہر جاندار جمعہ کے روز صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک قیامت کے خوف سے گھبرایا ہوا ہوتا ہے' سوائے جنوں اور انسانوں کے......"

ایک دوسری جگہ آپ ﷺ نے اس کا منظر یوں بیان فرمایا :

((......مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلاَ سَمَاءٍ وَلاَ أَرْضٍ وَلاَ رِيَاحٍ وَلاَ جِبَالٍ وَلاَ بَحْرٍ إِلاَّ وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) (۱۶)

"ہر مقرب فرشتہ' آسمان' زمین' ہوائیں' پہاڑ اور سمندر جمعہ کے روز اس کی عظمت کی وجہ سے گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں۔"

(۴) جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے۔ درجے اور مرتبے کے اعتبار سے

---

(۱۵) موطا امام مالك كتاب الجُمُعَة باب ما جاء فى الساعة التى فى يوم الجُمُعَة ح ۱۶ و سنن ابى داود كتاب الصلاة تفريع ابواب الجُمُعَة باب فضل يوم الجُمُعَة ح ۱۰۴۶ و سنن الترمذى كتاب الصلاة باب ما جاء فى الساعة التى ترجى فى يوم الجُمُعَة و مسند احمد ۲ / ۴۸۶ والمستدرك للحاكم ۱/ ۲۷۸

(۱۶) مسند احمد ۳ / ۴۳۰ و سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب فى فضل الجُمُعَة ح ۱۰۸۴۔ علامہ البوصیری نے الزوائد میں اور علامہ الالبانی نے تحقیق ابن ماجہ میں حدیث کو حسن قرار دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی عظیم اور اعلیٰ و اشرف ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ....)) (۱۷)

"جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار دن ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ دن عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بھی زیادہ افضل اور عظمت والا ہے........"

قریب ہی گزری ہوئی احادیث میں آپ ﷺ نے اسے "أَفْضَلُ أَيَّامِكُمْ" (تمہارے لئے سب سے زیادہ افضل) اور "خَيْرُ يَوْمٍ" (سب سے بہتر دن) قرار دیا ہے۔

(۵) اسی حوالے سے اس دن کو مسلمانوں کے لئے ہفتہ وار عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)) (۱۸)

"یہ (جمعہ کا دن) عید کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ جو آدمی جمعہ کے دن آئے نہا دھو کر آئے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور اس روز مسواک کا ضرور اہتمام کرو۔"

---

(۱۷) مسند احمد ۳ / ۴۳۰ و سنن ابن ماجہ ح ۱۰۸۴۔ یہ حدیث حسن ہے۔ تفصیلی حوالہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

(۱۸) سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ماجاء فی الزینۃ یوم الجُمُعَۃ ح ۱۰۹۸۔ علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) یہودی ہمیشہ سے مسلمانوں پر حسد کرتے چلے آئے ہیں۔ حسد کی متعدد وجوہات میں سے ایک وجہ مسلمانوں کا جمعہ کے دِن سے سرفراز ہونا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی کہ ایک یہودی نے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "اَلسَّامُ عَلَیک" (تجھے موت آئے) کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "وعَلَیک" کہہ کر بات ختم کر دی۔ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس سے بات کروں۔ اتنے میں دوسرا اور پھر تیسرا آدمی آیا' انہوں نے بھی "اَلسَّامُ عَلَیک" کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "وعَلَیک" کہہ کر بات ٹال دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تب میں نے آنے والے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا:

"تم پر موت آئے' اللہ کا غضب ہو' تم تو بندروں اور خنزیروں کے بھائی بند ہو۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے سلام کرتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے نہیں دی۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

((.....مهْ. إنّ اللّه لا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلاَ التّفحُّش. قَالُوا قولاً فرددْناهُ عليْهِمْ فلمْ يَضُرّنا شيْئا. ولَزِمهُمْ إلى يوْم الْقِيامة. إنّهُمْ لا يَحْسُدُونَنا علَى شيْءٍ كمَا يَحْسُدُونَنا على يوْمِ الْجُمُعة الّتِي هدانا اللّهُ لها وضلّوا عنْها. وعلى الْقِبْلة الّتي هدانا اللّهُ لها وضلّوا عنْها. وعَلى قوْلنا خلْفَ الإمَامِ آمين)) [۱۹]

---

(۱۹) مسند احمد ۶ / ۱۳۴ - ۱۳۵۔ اس حدیث کو علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے زاد المعاد ۱ / ۴۱۳ میں ذکر کیا ہے۔ علامہ شعیب الارناووط نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے اور متعدد حدیثیں اس معنی کی تائید کرتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بس کرو! اللہ تعالیٰ بدزبانی اور بری باتوں کو پسند نہیں فرماتے۔ انہوں نے ہمیں ایک بات کہی ہم نے وہی بات ان پر پلٹ دی۔ ہمیں تو ان کی بات سے کوئی نقصان نہیں ہوا' البتہ قیامت تک یہ بدزبانی ان کی تاریخ کا حصہ بن گئی۔ یہ لوگ ہم سے کسی اور چیز پر اِس قدر حسد نہیں کرتے جس قدر انہیں جمعہ کے دِن سے حسد ہوتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی اور وہ اسے نہ پاسکے۔ اور انہیں ہمارے قبلہ پر بھی حسد ہے جو اللہ کی توفیق سے ہمیں مل گیا اور وہ محروم رہے۔ اور امام کے پیچھے آمین کہنے پر بھی انہیں بہت جلن ہوتی ہے۔"

(۷) اِس طرح جمعہ کا دِن اُمّتِ اسلامیہ کے لئے امامت کا نشان بن گیا۔ اگرچہ یہ سب سے آخر میں آنے والی اُمت ہے لیکن ہر اعتبار سے آگے نکل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَحْنُ الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللَّهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))[۲۰]

"ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں لیکن (درجے میں) سب سے پہلے ہیں اور قیامت کے دِن ان (یہود و نصاریٰ) سے آگے بڑھ جائیں گے' بھلے ان کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے۔ اس جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تھا لیکن اُنہوں نے اِس میں اختلاف کیا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جمعہ کی توفیق بخش دی۔ اس معاملے میں لوگ ہمارے پیچھے پیچھے ہیں۔ کل (ہفتہ)

---

(۲۰) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب فرض الجُمُعَة ح ۸۳۶ و صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب هداية هذه الامة ليوم الجُمُعَة ح ۸۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کی باری ہے اور پرسوں (اتوار) کو عیسائیوں کی۔"

دنیا میں آمد اور آخرت میں حساب کی ترتیب کو مزید وضاحت سے بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الأَحَدِ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالأَحَدَ، وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ)) (۲۱)

"ہم سے پہلے آنے والی اُمتوں کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کی سرفرازی سے محروم رکھا' چنانچہ یہودیوں کے لئے ہفتہ کا دِن قرار پایا اور عیسائیوں کے لئے اتوار کا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں مبعوث فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کا دن عنایت فرما دیا۔ ہفتے کے دنوں کی ترتیب یوں ٹھہری: جمعہ' ہفتہ' اتوار .... قیامت کے دن بھی اسی ترتیب سے وہ ہمارے بعد آئیں گے۔ دنیا میں ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے' یعنی ساری مخلوقات سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔"

(۸) اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دِن کو ایک اضافی اعزاز سے نوازا ہے کہ اس دِن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں ہر جائز دُعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۲۱) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب هداية هذه الامة ليوم الجُمُعَة ح ۸۵۶' سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب ایجاب الجُمُعَة ح ۱۳۶۷' وسنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب فی فرض الجُمُعَة ح ۱۰۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا)) (۲۲)

"جمعہ کے دِن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان بندہ بھی اُس وقت میں کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے سمجھایا کہ یہ وقت ہوتا بہت مختصر ہے۔" (یعنی یہ مختصر سا وقفہ ہوتا ہے لہٰذا پورے اہتمام سے اس وقت سے فائدہ اٹھاؤ۔)

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((سَيِّدُ الأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ، وَأَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى، وَفِيهِ خَمْسُ خِصَالٍ: خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لاَ يَسْأَلُ اللَّهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلاَّ آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلاَ سَمَاءٍ وَلاَ أَرْضٍ وَلاَ رِيَاحٍ وَلاَ بَحْرٍ وَلاَ جِبَالٍ إِلاَّ وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) (۲۳)

---

(۲۲) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الساعة التی فی یوم الجُمُعَة ح ۸۹۳ و صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب فی الساعة التی فی یوم الجُمُعَة ح ۸۵۲

(۲۳) مسند امام احمد ۳ / ۴۳۰ و سنن ابن ماجة کتاب اقامة الصلاة باب فی فضل الجُمُعَة ح ۱۰۸۴۔ علامہ البوصیری نے الزوائد کے اندر حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے بعض جملے متفرق مقامات پر گزر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جمعہ کا دِن سب دنوں کا سردار دِن ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے عظمت والا ہے' عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم ہے۔ اس دِن کے حوالے سے پانچ باتیں اہم ہیں : ۱۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اسی دِن پیدا فرمایا' ۲۔ اسی دِن حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر نازل فرمایا' ۳۔ اسی دِن حضرت آدم کو موت آئی' ۴۔ اور اسی جمعہ کے دِن میں وہ گھڑی ہے کہ جو بندہ بھی اِس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ عنایت فرما دیتے ہیں جب تک کہ وہ حرام کی دُعا نہ کرے' ۵ ۔ اسی جمعہ کے دِن قیامت برپا ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ' زمین' ہوائیں' سمندر' پہاڑ' درخت ہر چیز جمعہ کے دن کی عظمت سے خوف کھاتی ہے۔"

سوال یہ ہے کہ وہ پُر سعادت گھڑی ہے کونسی؟ اہل عِلم نے اپنے ذوقِ اجتہاد اور معلومات کی بنا پر مختلف اوقات معین کیے ہیں' البتہ صحیح احادیث صرف دو وقتوں کی تصدیق کرتی ہیں۔

۱۔ خطبۂ جمعہ شروع ہونے سے لے کر نماز کی تکمیل تک۔ اس ضمن میں ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((هِيَ مَابَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ))[۲۴]

"یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے مکمل ہونے تک ہے۔"

اگرچہ یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے لیکن اہل عِلم کی بڑی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ یہ آپ ﷺ کا قول نہیں بلکہ کسی راوی نے غلط فہمی سے آپ ﷺ کے نام منسوب کر دیا ہے۔ حقیقتاً یہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ملتا ہے' فرمایا :

---

(۲۴) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب فی الساعة التی فی یوم الجُمُعَة ح ۸۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لاَ يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلاَّ آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاه)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: ((حِينَ تُقَامُ الصَّلاَةُ إِلَى الاِنْصِرَافِ مِنْهَا)) (۲۵)

"جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس گھڑی میں جو مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں۔" صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ یہ کونسی گھڑی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نماز کھڑے ہونے سے لے کر مکمل ہونے تک۔"

۲۔ نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک اور بالخصوص آخری گھڑی۔ اس سلسلے میں زیادہ اور قابلِ اطمینان روایات بیان ہوئی ہیں۔ تمام میسر روایات ہم نقل کر رہے ہیں تاکہ بات تفصیل اور دلیل کے ساتھ سامنے آجائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ)) (۲۶)

"جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان آدمی اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیتے ہیں اور یہ گھڑی عصر کے بعد کی ہے۔"

---

(۲۵) سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب ماجاء في الساعة التي ترجى في الجُمُعَة ح ۱۱۳۸ و سنن الترمذي كتاب الصلاة باب ماجاء في الساعة التي ترجى في يوم الجُمُعَة۔ اس روایت میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی ایک راوی ہے وہ ضعیف ہے۔ اس لئے اس روایت پر بھرپور اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

(۲۶) مسند احمد ۲ / ۲۷۳۔ اس روایت میں اگرچہ محمد بن مسلمۃ الانصاری مجہول راوی ہے لیکن دوسری صحیح روایات اس کی تائید کرتی ہیں لہذا حدیث حسن قرار پاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَوْمُ الْجُمُعَةِ اِثْنَا عَشَرَ سَاعَةً، فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ، فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ)) (۲۷)

"جمعہ کا دن بارہ گھڑیوں پر مشتمل ہے' ان میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان بھی اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے سوال کر رہا ہو اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیتے ہیں۔ اسے نمازِ عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔"

ایک دوسری روایت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز یہ مبارک گھڑی صرف اُمتِ محمد (ﷺ) ہی کے لئے نہیں بلکہ سابقہ اُمتوں میں بھی اس مبارک وقت کو قبولیتِ دُعا کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: قُلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ (يعني التورة) فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلاَّ قَضَى اللّٰهُ لَهُ حَاجَتَهُ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَأَشَارَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ)). قُلْتُ: صَدَقْتَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَوْ بَعْضَ سَاعَةٍ. قُلْتُ: أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: ((هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ النَّهَارِ)). قُلْتُ: إِنَّهَا لَيْسَتْ

---

(۲۷) سنن ابی داؤد كتاب الصلاة باب الاجابة اية ساعة هي في يوم الجُمُعَة ح ۱۰۴۸ و سنن النسائی كتاب الجُمُعَة باب وقت الجُمُعَة والمستدرك للحاكم ۱/ ۲۷۹۔ امام حاکمؒ امام الذہبی اور علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَاعَةَ صَلاَةٍ. قَالَ: ((بَلَی، إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَلَّی ثُمَّ جَلَسَ لاَ يُجْلِسُهُ إِلاَّ الصَّلاَةُ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ)) (۲۸)

"حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (آپ یہودیوں کے جیّد اور فاضل عالم تھے اور بعد میں اسلام لے آئے) بیان کرتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور میں نے کہا: ہم کتاب اللہ یعنی تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ جمعہ کے دِن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مومن بندہ اس وقت میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کر دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا: یا گھڑی کا کچھ حصّہ؟ میں نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ نے صحیح فرمایا: یا گھڑی کا کچھ حصّہ! میں نے عرض کیا: یہ گھڑی ہے کونسی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ دِن کی گھڑیوں میں سے سب سے آخری گھڑی ہوتی ہے۔" میں نے عرض کیا: یہ تو نماز کا وقت نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیوں نہیں! درحقیقت جب مومن بندہ نماز پڑھ لیتا ہے پھر بیٹھ رہتا ہے اور اُسے صرف نماز ہی بٹھا رکھتی ہے تو اس کا شمار نماز پڑھنے والوں میں ہی ہوتا ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں بھی اس مضمون کی تائید ملتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ........وَفِيهِ سَاعَةٌ لاَ يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ

---

(۲۸) سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب ماجاء في الساعة التي ترجى في الجُمُعَة ح ۱۱۳۹۔ علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تحقیق ابن ماجہ اور صحیح الترغیب ۱/ ۳۶۸ ح ۷۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجلّ حاجَة إلاّ أعْطَاهُ اِيّاهَا)). قَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ فِي كُلِّ سنةٍ يوْمٌ؟ فقُلْتُ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. قَالَ: فَقَرأَ كَعْبٌ التّوْراة، فقَالَ: صدق رَسُولُ اللّهِﷺ. قَالَ أَبو هُرَيْرَةَ: ثُمّ لَقيتُ عَبْدَ اللّهِ بْنَ سلام فَحدَّثْتهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ، فقَالَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ سلام: وَقَدْ عَلِمْتُ أَيّةَ سَاعَةٍ هِيَ. قَالَ أَبُو هُريْرة: فقُلْتُ : أخبِرْني بِهَا. فقَالَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ سَلامٍ: هِيَ آخِرُ ساعةٍ مِنْ يوْمِ الْجُمُعَةِ. فَقُلْتُ: كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ منْ يوْمِ الْجُمُعة وقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّهِﷺ: ((لاَ يُصَادِفُهَا عبْدٌ مُسْلِمٌ وهُو يُصلّي)). وَتِلْكَ السّاعَةُ لا يُصلّى فِيهَا. فقال عَبْدُ اللّهِ بْنُ سلام: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّهِﷺ: ((مَنْ جلَس مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصّلاةَ فَهُوَ فِي صَلاةٍ حَتّى يُصَلّيَ)) قال: فقُلْتُ: بلَى، فقَالَ: هُوَ ذَاكَ (۲۹)

”جس سب سے بہتر دن میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے..... اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو مسلمان بندہ اس وقت میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیتے ہیں۔“ حضرت کعب نے پوچھا: کیا یہ گھڑی سال میں ایک ہی دن آتی ہے؟ میں نے

---

(۲۹) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ' باب فضل یوم الجُمُعَة و لیلةِ الجُمُعَة ح ۱۰۴۶ و سنن الترمذی کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی الساعة التی ترجیٰ فی یوم الجُمُعَة ح ۴۹۱۔ سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب ذکر الساعة التی یستجاب فیها الدعا یوم الجُمُعَة موطأ امام مالک ۱ / ۱۸۲ ۔ ۱۸۳۔ حدیث بالکل صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا : بلکہ ہر جمعہ کو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب نے تورات پڑھنے کے بعد کہا : رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں عبداللہ بن سلام سے ملا تو میں نے انہیں حضرت کعب سے ہونے والی گفتگو سے مطلع کیا تو حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا : مجھے معلوم ہے یہ گھڑی کونسی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے درخواست کی کہ مجھے بھی بتا دیجئے تو حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا : یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہوتی ہے۔ میں نے کہا : یہ جمعہ کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے : "اس وقت میں جو مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو" اور اس وقت میں تو نماز نہیں ادا کی جا سکتی؟ تب حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا : کیا یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں ہے؟ "جو آدمی کسی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو جب تک وہ نماز نہیں ادا کر لیتا (یہ سارا وقت) نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : میں نے کہا : ہاں یہ بات تو ہے۔"

آخری اور فیصلہ کن بات :

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ ایک جگہ اکٹھے ہو کر جمعہ کے دِن کی مبارک گھڑی کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ وہ بغیر کسی اختلاف کے اٹھ گئے اور ان کا فیصلہ تھا کہ یہ جمعہ کے دِن کی آخری گھڑی ہی ہے۔ (زاد المعاد ۱ / ۳۹۱ بحوالہ سنن سعید بن منصور) گویا کہ یہ بات اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۹) جمعہ کا دِن گناہوں کے کفّارے اور مغفرت کا دِن ہے۔ اس فضیلت کو بیان کرنے والی متعدد روایات کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو :

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أتدْري ما يوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ : هُوَ الْيوْمُ الّذِي جَمَعَ اللّهُ فِيهِ أباكُمْ آدم. قَالَ: ((وَلَكِنّي أدْري مَا يوْمُ الْجُمُعَةِ، لا يَتطهّرُ الرّجُلُ فَيحْسِنُ طُهُورَهُ، ثُمّ يأْتِي الْجُمُعَةَ، فَيُنْصِتُ حتّى يقْضِي الإمامُ صلاتهُ، إلاّ كَانَتْ كَفّارَةً لمَا بيْنَهُ وبيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبلَةِ ما اجْتُنبَتِ الْمقْتلَةُ)) (۳۰)

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے جمعہ کے دن کی اہمیت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ وہی دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے والد محترم آدم کو پیدا فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس کی فضیلت کیا ہے! جو کوئی اچھی طرح طہارت بناتا ہے' پھر نمازِ جمعہ ادا کرنے آتا ہے' امام کے نماز سے فارغ ہونے تک خاموشی اختیار کرتا ہے تو یہ عمل اس کے لئے اگلے جمعہ تک کفارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔"

دوسری روایت میں ہے کہ:

عَنْ نُبيْشَةَ الْهُذَلِيِّ، أنّه كَانَ يُحدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ: ((أنّ الْمُسْلِمَ إذا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمّ أقْبلَ إلَى الْمَسْجِدِ لاَ يُؤْذِي أحَدًا، فَإنْ لَمْ يَجِدِ الإمَامَ خَرَجَ صَلّى مَا بَدا لَهُ، وَإنْ وَجَدَ الإمَامَ قَدْ خَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَأنْصَتَ حَتّى يَقْضِيَ الإمَامُ جُمُعَتَهُ وَكَلامَهُ، إنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ ذُنُوبُهُ كُلُّهَا، أنْ تَكُونَ كَفّارَةً لِلْجُمُعَةِ الّتِي

(۳۰) مسند امام احمد ۵ / ۴۳۹ والمعجم الکبیر للطبرانی ۶ / ۳۷: ح ۶۰۸۹ امام الہیثمی نے مجمع الزوائد ۲ / ۱۷۴ ح ۳۰۵۹ میں حدیث کو ذکر کر کے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَلِيهَا)) (۳۱)

"حضرت نبیشه الھذلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب کوئی مسلمان جمعہ کے روز غسل کرے' مسجد کی طرف جائے کسی کو تکلیف بھی نہ دے' پھر اگر امام نہ آیا ہو تو جس قدر ممکن ہو نماز پڑھ لے اور اگر امام منبر تک آ چکا ہو تو بیٹھ جائے اور توجہ سے خطبہ سنے اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک خاموش رہے' اِس عمل کے بدلے میں اگر اُس کے سابقہ سارے گناہ معاف نہ بھی ہوں تو (کم از کم) یہ عمل اگلے جمعہ تک کے لئے کفارہ ضرور بن جائے گا۔"

ایک اور حدیث میں حضرت سلمان فارسی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ. فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى)) (۳۲)

"جمعہ کے روز جو آدمی غسل کرتا ہے اور جس قدر ممکن ہو صاف ستھرا بنتا ہے' تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو لگاتا ہے' پھر نمازِ جمعہ کے لئے نکلتا ہے'

---

(۳۱) مسند احمد ۵ / ۷۵ امام الہیثمی نے حدیث کو مجمع الزوائد ۲ / ۱۷۱ ح ۳۰۴۰ میں بیان کر کے فرمایا اس کے سارے رجال ثقہ ہیں سوائے امام احمد کے استاد کے' وہ بھی قابل اطمینان ہے۔

(۳۲) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الدهن للجمعة ح ۸۴۳ وباب لا یفرق بین اثنین یوم الجُمُعَة ح ۸۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو آدمیوں کے درمیان میں گھس کر بھی نہیں بیٹھتا' جو ممکن ہو وہ نماز بھی پڑھتا ہے' جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرتا ہے' ایسے آدمی کے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

اس معنی کی تین حدیثیں تمہید میں "نمازِ جمعہ کی فضیلت" میں بیان ہو چکی ہیں انہیں بھی دوبارہ دیکھ لیا جائے۔

(۱۰) جمعہ کا دن اہلِ جنّت کے لئے بھی عزت و افتخار اور خوشی و شادمانی کا دن ہو گا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَتَانِي جِبرِيلُ بِمِثْلِ الْمِرآةِ البَيْضَاءِ فِيهَا نُكتَةٌ سَوْدَاءُ. قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ الجُمُعَةُ جَعَلَهَا اللّٰهُ عِيدًا لَكَ وَلِاُمَّتِكَ، فَاَنْتُمْ قَبْلَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى. فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ.

قَالَ: قُلْتُ: مَا هٰذِهِ النُّكْتَةُ السَّوْدَاءُ؟ قَالَ: هٰذَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَقُوْمُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَ نَحْنُ نَدْعُوهُ عِنْدَنَا ((الْمَزِيدَ)) قَالَ: قُلْتُ مَا يَوْمُ الْمَزِيدِ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا اَفْيَحَ، وَجَعَلَ فِيهِ كُثْبَانًا مِنَ الْمِسْكِ الْاَبْيَضِ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَنْزِلُ اللّٰهُ فِيهِ. فَوُضِعَتْ فِيهِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ لِلْاَنْبِيَاءِ، وَكَرَاسِيُّ مِنْ دُرٍّ لِلشُّهَدَاءِ، وَ يَنْزِلْنَ الْحُوْرُ الْعِينُ مِنَ الْغُرَفِ فَحَمِدُوا اللّٰهَ وَ مَجَّدُوهُ. قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ: اكْسُوا عِبَادِي فَيُكْسَوْنَ. وَيَقُوْلُ: اَطْعِمُوا عِبَادِي فَيُطْعَمُوْنَ، وَ يَقُوْلُ: اسْقُوْا عِبَادِي فَيُسْقَوْنَ، وَ يَقُوْلُ: طَيِّبُوا عِبَادِي فَيُطَيَّبُوْنَ. ثُمَّ يَقُوْلُ: مَاذَا تُرِيدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا رِضْوَانَكَ. قَالَ: يَقُوْلُ: رَضِيتُ عَنْكُمْ. ثُمَّ يَاْمُرُهُمْ فَيَنْطَلِقُوْنَ، وَ تَصْعَدُ الْحُوْرُ الْعِينُ الْغُرَفَ وَهِيَ مِنْ زُمُرُّدَةٍ خَضْرَاءَ وَمِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ)).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک چیز لے کر آئے جو سفید شیشے کی طرح تھی' البتہ اس میں ایک کالا نشان تھا۔ میں نے پوچھا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: "یہ جمعہ ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے لئے اور آپ کی اُمت کے لئے عید (خوشی) کا دن بنایا ہے۔ آپ یہود و نصاریٰ سے بھی پہلے ہیں۔ اس میں وہ گھڑی بھی آتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیتے ہیں۔" میں نے پوچھا: یہ کالا نشان کیا چیز ہے؟ فرمایا: یہ قیامت کا دِن ہے جو جمعہ کو ہی آئے گا۔ ہمارے ہاں عالم بالا میں اس دِن کو "المزید" کا نام دیا جاتا ہے۔ میں نے دریافت کیا "یوم المزید" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک بہت کشادہ وادی بنائی ہے اور اس میں سفید مشک کا ایک ٹیلا بنایا ہے۔ جب جمعہ کا دِن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ اس میں سونے کے منبر انبیاء کے لئے رکھ دیئے جاتے ہیں اور شہیدوں کے لئے موتیوں کی کرسیاں سجا دی جاتی ہیں۔ موٹی آنکھوں والی حوریں اپنے بالا خانوں سے اُتر آتی ہیں۔ پھر یہ سب لوگ مل کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں اور اُس کی بڑائی کا اعلان کرتے ہیں۔ حضرت جبریل امین نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے ان بندوں کو نئی پوشاکیں پہنا دو۔ چنانچہ انہیں نئے پوشاک پہنائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں کو کھانا کھلاؤ۔ پھر انہیں کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہیں مشروبات پیش کرو۔ چنانچہ مشروبات سے تواضع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں کو خوشبو لگا دو! پھر انہیں خوشبو لگائی جاتی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ دریافت کرتے ہیں: بتاؤ اب تمہیں کیا چاہئے؟ وہ سب ہم زبان ہو کر کہتے ہیں: پروردگار! ہمیں آپ کی رضا مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے راضی ہو چکا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور وہ لوگ چلے جاتے ہیں اور حوریں بھی اپنے اپنے بالا خانوں میں چلی جاتی ہیں اور یہ بالا خانے سبز زمرد اور سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔"(۳۳)

(۱۱) جمعۃ المبارک کے دن اور اس کی رات کا اللہ تعالیٰ کو اس قدر لحاظ ہے کہ اس دوران مرنے والے مسلمان بندے کو عذابِ قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ))

"جو آدمی جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات (جمعہ سے پہلے والی رات) کو مرا اُسے قبر کی آزمائش (امتحان) سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔"(۳۴)

(۱۲) جمعہ اور نمازِ جمعہ کی پابندی کرنے والوں کی قیامت کے دن امتیازی شان ہوگی۔ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الْأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا وَيَبْعَثُ الْجُمُعَةَ زَهْرَاءَ مُنِيرَةً، أَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعَرُوْسِ تُهْدٰى إِلٰى كَرِيمِهَا، تُضِيْءُ لَهُمْ يَمْشُوْنَ فِي ضَوْئِهَا، أَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضًا، رِيحُهُمْ يَسْطَعُ

---

(۳۳) مسند ابی یعلیٰ الموصلی ۷ / ۲۲۹ ح ۴۲۲۸، محدث العصر استاذ حسین سلیم اسد نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، و مجمع البحرین ۲ / ۱۹۷ ح ۹۴۴ باب فضل یوم الجمعۃ اور ۸ / ۱۵۴ ح ۴۸۷۹ باب کرامۃ اھل الجنۃ میں حدیث الھیثمی نے نقل کی ہے۔

(۳۴) مسند احمد ۲ / ۲۲۰، استاذ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو ح ۷۰۵۰ از شرح احمد شاکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَالْمِسْكِ، يَخُوضُونَ فِي جِبَالِ الْكَافُورِ، يَنْظُرُ اِلَيْهِمُ الثَّقَلَانِ، مَا يَطْرِقُونَ تَعَجُّبًا، حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ، لَا يُخَالِطُهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُؤَذِّنُوْنَ الْمُحْتَسِبُوْنَ)) (۳۵)

''اللہ تعالیٰ دنوں کو قیامت کے دِن ان کی اصلی شکل کے مطابق اٹھائے گا' البتہ جمعہ کے دِن کو چمکتا اور روشن بنا کر اٹھائے گا۔ جس طرح دلہن کو سہیلیاں رخصتی کے وقت گھیر لیتی ہیں اسی طرح جمعہ ادا کرنے والے اس کے اردگرد جمع ہو جائیں گے' جمعہ اُن کا راستہ روشن کرے گا جس کی روشنی میں وہ چل رہے ہوں گے۔ ان لوگوں کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے۔ ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہک رہی ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں سے گزر رہے ہوں گے۔ یہ لوگ خوش کن حیرانگی کی وجہ سے نیچے نہیں دیکھ پائیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے اس مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکے گا سوائے اُن لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اَذان کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔''

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل جنت کا داخلہ جمعہ کے مبارک دن میں ہوگا۔ اے اللہ! ہر جمعہ کو ہمارے لئے مبارک بنا دے اور ہمیں اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا اہل بنا دے۔

(۳۵) المستدرك ۱ / ۲۷۷ کتاب الجُمُعَة ابتدائے کتاب میں امام حاکم اور امام ذہبی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے و شعب الایمان للبیهقی ۳ / ۱۱۳ علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر ح ۱۸۷۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری منزل :

جمعہ کے روز کا پروگرام

(۱) جمعہ کے دن یا رات کو سورۃ الکہف کی تلاوت کا اہتمام کیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)).(۳۶)

"جس شخص نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کی، دو جمعوں کے درمیانی وقفے میں اس کے لئے نور ہی نور ہو گا۔"

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا :

((اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ)).(۳۷)

" (جس نے جمعہ کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کی) اس کے مقام سے لے کر خانہ کعبہ تک اُس کے لئے سارا راستہ منور ہو جائے گا۔"

(۲) اس روز کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر درود شریف پڑھنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ)) قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ

---

(۳۶) المستدرك للحاكم ۲ / ۳۶۸، امام حاکم نے حدیث کو صحیح کہا ہے، علامہ الالبانی نے بھی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو ارواء الغلیل ۳ / ۹۳ ح ۶۲۶۔

(۳۷) السنن الكبرٰى للبيهقي ۳ / ۲۴۹ كتاب الجُمُعَة، علامہ الالبانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ح ۶۴۷۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُولُونَ بَلِيتَ. فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)) (۳۸)

"تمہارے لئے سب سے افضل دِن جمعہ کا دِن ہے۔ اِس میں حضرت آدم کی پیدائش ہوئی' اسی میں ان کی وفات ہوئی' اسی دن صور پھونکا جائے گا' اسی دن لوگ بیہوش ہو کر گریں گے۔ چنانچہ اس دِن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو' تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔" راوی بیان کرتا ہے: صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپؐ کی ہڈیاں تو چور چور ہو چکی ہوں گی' پھر آپؐ پر ہمارا درود کس طرح پیش کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے پاکیزہ جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔" (یعنی مرنے کے بعد انبیاء کرام کے مبارک جسم ہر طرح کی کمی بیشی سے محفوظ و مامون رہتے ہیں۔)

دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ يُصَلِّي عَلَيَّ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ)). (۳۹)

"جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ جو کوئی مجھ پر جمعہ کے روز

---

(۳۸) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ فضل یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ ح ۱۰۴۷' علامہ ناصر الدین الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ مسند احمد ۴ / ۸' المستدرک ۱ / ۲۷۸' صحیح ابن حبان ح ۵۵۰' سنن البیہقی ۳ / ۲۴۸ - ۲۴۹ و دیگر کتبِ حدیث۔

(۳۹) المستدرك للحاکم ۲ / ۴۲۱' امام حاکم اور علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع ح ۱۲۰۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود پڑھتا ہے میرے سامنے اس کا درود پیش کیا جاتا ہے۔"

درود چاہے دن کو پڑھا جائے یا رات کو' ثواب برابر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَكْثِرُوا الصَّلاَةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ' فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)). (۴۰)

"جمعہ کے دن اور رات کو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو' کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔"

علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کے روز آپ ﷺ پر درود پڑھنے کی بڑی خوبصورت توجیہ بیان کی ہے' فرمایا کہ:

"رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کے سردار ہیں اور جمعہ دنوں کا سردار۔ چنانچہ اس دن آپ ﷺ کی ذات پر درود پڑھنے کی ایک امتیازی شان ہے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی پوشیدہ ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت کو دنیا و آخرت میں جو بھی بھلائی ملی ہے وہ آپ ﷺ ہی کے ذریعے ملی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی آپ ﷺ کے توسّط سے آپ ﷺ کی اُمت کو دی ہے اور انہیں جو سب سے بڑی عزت و احترام کی جگہ ملنے والی ہے وہ بھی جمعہ کے روز ہی ملے گی۔ اس جمعہ کے روز ہی وہ جنت میں اپنے اپنے ٹھکانوں اور محلات میں پہنچیں گے۔ جب وہ جنت میں داخل ہو چکیں گے تو یہی دن ان کے لئے "یوم المزید" کہلائے گا اور دنیا میں اہلِ ایمان کی عید بھی اسی دن ہوتی ہے۔ اسی دن میں اللہ تعالیٰ اہل جنت کی ہر خواہش کو پورا کریں گے اور ان کا کوئی سوال نامراد نہیں ہوگا۔ یہ سب اعزاز و اکرام اہلِ ایمان کو آپ ﷺ کے ذریعے ملے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کا شکریہ اور آپ ﷺ کی ثنا صرف اسی شکل میں ممکن ہے اور آپ ﷺ کے جملہ حقوق میں سے کسی قدر

---

(۴۰) سنن البيهقى ۳ / ۲۴۹ كتاب الجُمُعَة' علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے' صحیح الجامع ح ۱۲۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادائیگی کی بھی صرف یہی شکل ہے کہ اس دن اور رات میں آپ ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا جائے۔" (زاد المعاد' ج ۱' ص ۳۷۶ ط الرسالہ ۱۹۹۱ء)

جمعۃ المبارک کا دن ہو یا دوسرے دن آپ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پڑھنا عظیم فائدے و مرتبے اور اجر و ثواب کا کام ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَ حَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِیْئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ)).(۴۱)

"جس نے ایک دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں' اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں۔"

کسی مسلمان کی اس سے بڑی سعادت و خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُسے آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ اور یہ مقام درود شریف کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَ حِیْنَ یُمْسِی عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ)).(۴۲)

"جس نے صبح کے وقت مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھا اور اسی طرح شام کو بھی دس مرتبہ درود پڑھا قیامت کے دن اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

---

(۴۱) مسند احمد ۳ / ۱۰۲ و ۲۶۱ والادب المفرد للبخاری ص ۲۲۴ ح ۶۴۳' المستدرك ۱ / ۵۵۰ سنن النسائی کتاب السهو باب الفضل فی الصلاة علی النبی' صحیح ابن حبان الاحسان ۳ / ۱۸۵ کتاب الرقائق باب الادعیة ح ۹۰۴۔ الاستاذ شعیب الارناووط نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' نیز علامہ الالبانی نے بھی۔ صحیح الجامع ح ۶۳۵۹۔

(۴۲) مجمع الزوائد ۱۰ / ۱۶۳ ح ۱۷۰۲۲ کتاب الاذکار باب ۲۸ میں علامہ الہیثمی نے المعجم الکبیر کے حوالے سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اس کی سند کو قابل اعتماد قرار دیا ہے۔ نیز علامہ الالبانی نے جامع الصحیح ح ۶۳۵۷ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) جمعہ کے روز فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورت السجدہ (الٓمّٓ تنزیل) اور دوسری رکعت میں سورت الدھر / الانسان کی تلاوت مسنون ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ)) (۴۳)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نمازِ فجر (کی پہلی رکعت) میں سورت السجدہ [1] اور (دوسری رکعت میں) سورت الدھر / الانسان تلاوت فرمایا کرتے تھے۔"

(۴) جمعہ کے روز جس قدر جلدی ممکن ہو نمازِ جمعہ کے لئے تیاری کرنی چاہئے، کیونکہ جتنی جلدی جائے گا اتنا ہی زیادہ ثواب پائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً. فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) (۴۴)

---

(۴۳) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب ما یقرء فی صلاۃ الفجر یوم الجُمُعَة ح ۸۵۱ و صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب ما یقرء فی یوم الجُمُعَة ح ۸۸۰۔

[1] سورت "السجدہ" اکیسویں پارے میں ہے۔ اِس کا نمبر ۳۲ ہے۔ اِس میں تین رکوع اور تیس آیتیں ہیں، اور سورت "الدھر" جس کا دوسرا نام "الانسان" ہے، یہ انتیسویں سپارے میں ہے۔ اِس کا نمبر ۷۶ ہے اور دو رکوع اور ۳۱ آیتوں پر مشتمل ہے۔

(۴۴) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الاستماع الی الخطبۃ =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب جمعہ کا دِن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں جو سب سے پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ پہلی گھڑی میں آنے والے کا ثواب اس قدر ہے جیسے اُس نے اللہ کی راہ میں اونٹ قربان کیا۔ دوسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب اتنا ہے جیسے اُس نے گائے کی قربانی دی۔ تیسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب جیسے اُس نے مینڈھے کی قربانی دی۔ پھر جیسے مرغی صدقہ کی' پھر جیسے انڈا صدقہ کیا۔ پھر جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر سمیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔"

(۵) جمعہ کے روز غسل کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)) (۴۵)

"جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر ضروری ہے۔"

اور یہ غسل اچھی طرح ہونا چاہیے۔ جن حضرات کے بال زیادہ لمبے یا زیادہ میلے

= ح ۸۸۷ و صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب فضل التهجير يوم الجُمُعَة ح ۸۵۰۔

اختصار کے پیش نظر ہم نے صرف ایک تفصیلی حدیث بیان کی ہے ورنہ کتب احادیث میں اس معنی کی متعدد روایات موجود ہیں' مزید تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ فرمائیں: مؤطا امام مالک کتاب الجُمُعَة باب العمل فی غسل یوم الجُمُعَة ' سنن ابی داؤد کتاب الطهارة باب الغسل یوم الجُمُعَة ح ۳۵۱' و سنن الترمذی ابواب الصلاة باب ما جاء فی التبکیر الی الجُمُعَة ح ۴۹۹ و سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب التبکیر الی الجُمُعَة و باب وقت الجُمُعَة و دیگر کتب احادیث۔

(۴۵) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب ۱۱ ح ۸۵۵' صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب وجوب غسل الجُمُعَة .... ح ۸۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچیلے ہوں انہیں مزید اہتمام کے ساتھ غسل کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا......)) (٤٦)

"جمعہ کے روز غسل کرو اور سر کو بھی دھوؤ' خواہ تمہیں جنابت والا فرض غسل نہ بھی کرنا ہو........"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک عہد میں اس روز شاید ہی کوئی غسل کے بارے میں کوتاہی کرتا ہو۔ مندرجہ ذیل خوبصورت واقعہ اس کی صحیح ترجمانی کرتا ہے:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتّٰى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ. فَقَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ)) (٤٧)

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ ابتدائی زمانہ میں ہجرت کرنے والے ایک صحابی رسول (دوسری روایت سے معلوم ہوا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے) داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز کے ساتھ پوچھا: یہ آنے کا کونسا وقت ہے؟ آنے والے نے جواب دیا: "میں مصروف ہوگیا تھا'

---

(۴۶) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الدهن للجمعة ح ۸۴۴

(۴۷) صحیح البخاری باب فضل الغسل یوم الجُمُعَة ح ۸۳۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گھر بھی نہیں جا سکا' اِدھر اَذان ہو گئی' وضو کیا اور چلا آیا۔" حضرت عمرؓ نے کہا: "اور آئے بھی صرف وضو کر کے ہی ہو' حالانکہ رسول اللہ ﷺ غسل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔" (صحیح بخاری' باب فضل الغسل یوم الجمعہ ح ۸۳۸)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک جمعہ کے روز غسل کرنے کی کیا اہمیت تھی۔ لہٰذا ہر مسلمان کو کم از کم جمعہ کے روز ضرور غسل کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے ساتویں روز غسل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ))(۴۸)

"ہر مسلمان کا فرض ہے کہ سات دنوں میں ایک دِن تو ضرور نہائے' اس میں اپنے سر کو بھی دھوئے اور جسم کو بھی دھوئے۔"

اور اگر کسی کے جسم سے بدبو اٹھ رہی ہو تو اس پر غسل کرنا اشد ضروری ہے۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ مدینہ منورہ کے اردگرد چار بستیوں سے جمعہ پڑھنے آیا کرتے تھے اور وہ لوگ "عبا" (کھلی چادر نما چغہ جو اون یا بالوں سے بنتا ہے) پہن کر آتے تھے اور گرد آلود بھی ہو جاتے تھے' چنانچہ اُن سے بدبو اٹھتی تھی۔ ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ میرے مکان پر تھے اور ان میں سے ایک آدمی آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا))۔(۴۹)

"تم لوگ اس دِن کے لئے غسل کیوں نہیں کر لیتے؟"

---

(۴۸) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب نمبر۱۱ ح ۸۵۶' صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب الطیب والسواك یوم الجُمُعَة ح ۸۴۹

(۴۹) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة ' باب وجوب غسل یوم الجُمُعَة ح ۸۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦) خوشبو اور مسواک کا اہتمام کیجئے کیونکہ یہ پسندیدہ اور مرغوب ہیں۔ آپ ﷺ خود بھی اس کا اہتمام کرتے تھے اور دوسروں کو بھی توجہ دلاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ)) (۵۰)

"ہر بالغ پر ضروری ہے کہ وہ جمعہ کے روز غسل کرے' مسواک کرے اور جو دستیاب ہو وہ خوشبو لگائے۔"

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)) (۵۱)

"اللہ تعالیٰ نے اس دن کو مسلمانوں کے لئے عید قرار دیا ہے' چنانچہ تم میں سے جو کوئی جمعہ کے لئے آئے وہ نہا کر آئے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال کرلے۔ اور تم مسواک کا ضرور اہتمام کرو۔"

مسواک سے مراد بُرش اور ٹوتھ پیسٹ قطعاً نہیں بلکہ کسی درخت کی جڑ یا شاخ ہے' مثلاً کیکر یا نیم کی نرم شاخ' حِنظل (اندرائن یا تُمہ بزبان پنجابی) کی جڑ یا کسی بھی نرم اور ریشہ دار ٹہنی کی مسواک' بالخصوص پیلو کی جڑ یا شاخ کی مسواک۔ طبّی لحاظ سے بھی پیلو کی مسواک زیادہ مفید ہے اور اس کی خوشبو بھی دلپذیر ہوتی ہے۔

---

(۵۰) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب الطيب والسواك يوم الجُمُعَة ح ۸۴۶

(۵۱) سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة باب ما جاء في الزينة يوم الجُمُعَة ح ۱۰۹۸' علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ بُرش اور ٹوتھ پیسٹ کو علاج یا صفائی کی خاطر استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں' البتہ یہ مسواک کا بدل نہیں بن سکتا اور اگر اس کو ہر مسنون موقع پر استعمال کرنا شروع کر دیا جائے تو فائدے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہو گا۔
خوشبو اور مسواک کا مضمون دوسری مناسبتوں سے اگلی احادیث میں بھی آ رہا ہے۔

(۷) اُجلے اور صاف ستھرے بلکہ اچھے سے اچھے میسر لباس کا انتخاب کیجئے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ، حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا)) (۵۲)

"جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنے سب سے عمدہ کپڑے پہنے (بعض روایات میں "صَالِحِ ثِيَابِهِ" کے لفظ ہیں یعنی اچھے اور صاف) اور اگر خوشبو دستیاب ہو تو اس کا بھی استعمال کیا' پھر جمعہ ادا کرنے آیا' لوگوں کی گردنوں کو بھی نہ پھلانگا' پھر جو ممکن ہوا نماز ادا کی' خطیب کی آمد سے لے کر نماز مکمل ہونے تک خاموشی اختیار کی' اُس کا یہ عمل سابقہ جمعہ سے لے کر اِس جمعہ تک کے لئے کفّارہ بن جاتا ہے۔"

اور اگر جمعہ کے لئے خصوصی لباس کا انتخاب کر لیا جائے تو یہ مطلوب و محمود

(۵۲) سنن ابی داؤد کتاب الطھارۃ باب فی الغسل یوم الجُمُعَة' علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے' نیز صحیح ابن حبان الاحسان ۳ / ۱۶ ح ۲۷۷۸ والمستدرک ۱ / ۲۸۳ و مسند احمد ۳ / ۸۱ و سنن الکبرٰی للبیھقی ۳ / ۲۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، بشرطیکہ اس کے پاس گنجائش ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

أنّ النبيّ ﷺ خطب النّاس يوم الْجُمُعَةِ، فرأى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النّمار. فقال رسولُ اللّه ﷺ : ((مَا عَلَى أحَدِكُمْ إنْ وَجَدَ سعةً أنْ يتّخذ ثوبَيْن لِجُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ)) (۵۳)

"ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے روز لوگوں کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے انہیں دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا :

"اگر تمہارے پاس گنجائش ہو تو عام کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے خصوصی طور پر جمعہ کے لئے بنوا لو۔"

(۸) گھر سے مسجد کی طرف نکلتے وقت مسنون دُعا ضرور پڑھیں تاکہ ہر طرح کی مشکل اور پریشانی سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محفوظ رہیں۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا ضرور پڑھتے :

((بِسْمِ اللّهِ تَوَكّلْتُ عَلَى اللّهِ، اللّهُمَّ إنّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أنْ نَزِلَّ أوْ نَضِلَّ أوْ نَظْلِمَ أوْ نُظْلَمَ أوْ نَجْهَلَ أوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا)) (۵۴)

---

(۵۳) صحیح ابن حبان ۳ / ۱۵ کتاب الصلاۃ باب اللبس للجمعۃ ح ۲۷۷۷ و سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب اللبس للجمعۃ ح ۱۰۷۸ و سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ماجاء فی الزینۃ یوم الجُمُعَۃ ح ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶، علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۵۴) سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا خرج من بیتہ=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کے نام پر' اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں' ہم خود کسی پر ظلم کریں یا کوئی ہم پر ظلم ڈھائے' ہم کسی کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کریں یا کوئی ہم پر جہالت آزمائے۔"

(۹) نمازِ جمعہ کے لئے پُرسکون اور پُروقار طریقے سے جانا چاہئے اور اگر پیدل چل کر جائے تو مزید بہتر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ. وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)) (۵۵)

"جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ پُرسکون طریقے سے چلتے ہوئے پہنچو (بعض روایات میں "وقار" کا لفظ بھی ہے) جس قدر نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے مکمل کر لو۔"

جمعۃ المبارک کے روز پیدل چل کر جانا تو اور بھی زیادہ کارِ ثواب ہے۔ حضرت اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ

= ح ۳۴۲۷' امام ترمذی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے' تھوڑے تھوڑے لفظی اختلاف یا کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا سنن ابی داؤد ح ۵۰۹۴ اور سنن ابن ماجہ ح ۳۸۸۷ میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

(۵۵) صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار و سکینۃ والنھی عن اتیانھا سعیاً ح ۶۰۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا)) (٥٦)

"جو آدمی جمعہ کے روز نہایا اور سر بھی دھویا اور بہت سویرے گھر سے نکلا' پیدل چل کر گیا اور سوار نہیں ہوا' امام کے قریب ہو کر بیٹھا' توجہ سے خطبہ سنا اور کوئی فضول حرکت نہیں کی' اس کے لئے ایک ایک قدم پر سال بھر کے روزے اور قیام کا ثواب ہے۔"

جب ایک ایک قدم پر اجر و ثواب ہے تو جس قدر دور سے انسان جائے گا زیادہ اجر پائے گا۔ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ)) (٥٧)

"جو آدمی جس قدر دور سے چل کر نماز میں پہنچے گا اسی قدر زیادہ ثواب پائے گا۔ جو آدمی نماز کا انتظار کرتا ہے تاکہ اُسے امام کے ساتھ ادا کرے یعنی باجماعت پڑھے اُس کا اجر کہیں زیادہ ہے بہ نسبت اُس آدمی کے جو اکیلے نماز پڑھ کر سو رہتا ہے۔"

(۱۰) مسجد میں داخل ہوتے وقت مسنون دُعا کا اہتمام کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(٥٦) مسند احمد ۴ / ۱۰۴ و سنن ابی داؤد کتاب الطھارۃ باب فی الغسل یوم الجُمُعَة ح ۳۴۵' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے و سنن النسائی ۳ / ۹۷ کتاب الجُمُعَة باب فضل المشی الی الجُمُعَة ح ۱۳۸۳۔

(٥٧) صحیح البخاری کتاب الجماعة والامامة باب فضل صلاة الفجر فی جماعة ح ۶۲۳ و صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب ضل کثرۃ الخطا الی المساجد ح ۶۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اللّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوابَ رَحْمَتِكَ)) (۵۸)

"جب تم سے کوئی مسجد میں آئے تو یہ دعا پڑھے "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" یعنی "اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

(۱۱) ہر حال میں دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھنا چاہئے خواہ امام خطبہ دے رہا ہو۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)) (۵۹)

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ضرور پڑھ لے۔"

دوسری روایت میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: ((يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)) ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

---

(۵۸) صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها باب ما یقول اذا دخل المسجد ح ۷۱۳

(۵۹) صحیح البخاری کتاب المساجد باب اذا دخل المسجد فلیر کع رکعتین ح ۴۴۳ و صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین..... ح ۷۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)) (٦٠)

"حضرت سلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ اُس وقت تشریف لائے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت سلیک بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سلیک' اٹھو اور دو رکعت نماز ادا کرو' بس ذرا مختصر پڑھنا۔" پھر فرمایا: "جب کوئی جمعہ کے روز آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت ضرور پڑھے' بس ذرا مختصر کر لے۔"

جمعہ کے روز کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس دِن نصف النہار مکروہ وقت میں شامل نہیں ہوتا۔ اس مسئلے کو مزید تفصیل اور دلیل سے دیکھنا ہو تو ملاحظہ فرمائیں زاد المعاد تالیف علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ ص ۳۷۸ تا ۳۸۰ تحقیق علامہ شعیب الارناووط طبع مؤسسۃ الرسالۃ ۱۹۹۱ء۔

نمازِ جمعہ سے پہلے جتنی رکعتیں چاہے پڑھے' کوئی پابندی نہیں۔ یہ بات مسند احمد ۳ / ۸۱ و ۵ / ۷۵ اور صحیح بخاری ح ۸۴۳ و ۸۶۸ و سنن ابی داوٗد ح ۳۴۳' صحیح ابن حبان ۳ / ۱۶ ح ۲۷۷۸' المستدرک ۲۸۳۱ اور السنن الکبریٰ للبیھقی ۳ / ۲۴۳ میں مختلف احادیث کے ضمن میں بیان ہوئی ہے جس کا ہم نے متعدد جگہ پر ذکر کیا ہے۔ اور کوشش کرے کہ زیادہ رکعتوں کی بجائے لمبی رکعتیں پڑھے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے لمبی نماز پڑھا کرتے تھے اور بعد میں دو رکعتیں گھر جا کر پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح (گھر جا کر) دو رکعتیں پڑھتے تھے۔" (٦١)

---

(۶۰) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب التحیة والامام یخطب ح ۸۷۵

(۶۱) سنن ابی داوٗد کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ بعد الجُمُعَة ح ۱۱۲۸' حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ بات یاد رہے کہ جمعہ سے پہلے کوئی مقررہ سنتیں نہیں ہیں جس طرح کہ نمازِ ظہر سے پہلے چار مقررہ سنتیں ہیں بلکہ دو' چار' چھ یا اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتا ہے اور ان کے لئے وقت کی بھی کوئی قید نہیں' چاہے زوال سے پہلے پڑھے یا عین زوال کے وقت میں یا زوال کے بعد' البتہ جب امام خطبہ کے لئے تشریف لے آئے تو بس کرے۔ تفصیل مزید درکار ہو تو ملاحظہ فرمائیں زاد المعاد ج ۱ ص ۴۳۲ طبع مؤسسۃ الرسالۃ ۱۹۹۱ء۔

(۱۴) امام سے قریب تر ہو کر بیٹھنا چاہیے۔ اس طرح دورانِ خطبہ انسان متوجہ ہو کر بیٹھتا ہے اور بہتر طریقے سے خطبہ سمجھتا ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُحْضُرُوا الْجُمُعَةَ وَادْنُوا مِنَ الإِمَامِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا)) [٦٢]

"جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچو اور امام سے قریب ہو کر بیٹھو۔ آدمی جتنا امام سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اسی اعتبار سے وہ جنت میں پیچھے رہ جاتا ہے' خواہ وہ بالآخر جنت میں داخل ہو ہی جائے۔"

امام سے قریب تر ہو کر بیٹھنے کی فضیلت میں ایک حدیث نمبر۹ کے تحت مسند احمد ۴ / ۱۰۴ اور سنن ابی داؤد ح ۳۴۵ کے حوالے سے گزر چکی ہے اُسے دوبارہ دیکھ لیں۔ نمازِ جمعہ کے لئے جلد سے جلد پہنچ کر امام کے قریب تر ہو کر بیٹھنے کی ترغیب ایک دوسری حدیث میں بہت تفصیل سے بیان ہوئی ہے۔ حضرت علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جمعہ کی نماز کے لئے نکلا تو تین آدمی پہلے پہنچے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا: چار میں سے چوتھا ہوں اور

---

(۶۲) مسند احمد ۵ / ۱۰ و سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الدنو من الامام عند الموعظۃ ح ۱۱۰۸' علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا آدمی بھی دُور نہیں ہوتا۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

((إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ: الأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ، ثُمَّ قَالَ رَابِعُ أَرْبَعَةٍ، وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِبَعِيدٍ)) (٦٣)

"لوگ جس طرح جمعہ کے لئے جاتے ہیں اسی اعتبار سے قیامت کے دِن اللہ کے قریب بیٹھیں گے۔ سب سے پہلے آنے والا' اُس کے بعد دوسرے نمبر پر آنے والا' پھر تیسرا آنے والا۔ پھر فرمایا: چار میں سے چوتھا آنے والا اور چوتھے نمبر پر انے والا بھی کچھ دُور تو نہیں ہوتا۔"

(۱۳) دورانِ خطبہ پوری توجہ اور دلجمعی کے ساتھ امام کی طرف رخ کر کے بیٹھنا چاہئے اور کسی دوسری چیز کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے منبر پر تشریف لے آتے تھے تو ہم لوگ آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ (٦٤)

دورانِ خطبہ اپنے جسم' کپڑے یا کسی دوسری چیز سے مشغلہ کرنا جمعہ کے ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۶۳) سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب التهجير الی الصلاة ح ۱۰۹۴' علامہ البوصیری نے مصباح الزجاجة ۱ / ۳۶۴ پر حدیث کو حسن کہا ہے۔ والمعجم الکبیر ۱۰ / ۷۸ ح ۱۰۰۱۳ و کتاب السنة لابن ابی عاصم ص ۲۷۵ ح ۶۲۰ طبع المکتب۔

(۶۴) سنن الترمذی ابواب الصلاة باب ماجاء فی استقبال الامام اذا خطب ح ۵۰۹' و سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فی استقبال الامام و هو یخطب ح ۱۱۳۶' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا)) (۶۵)

"جس نے اچھی طرح وضو کیا' پھر نمازِ جمعہ کے لئے آیا' توجہ سے سنا اور خاموش رہا تو اس کے ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور تین دن زیادہ کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے کنکریوں سے کھیلا اُس نے ثوابِ جمعہ ضائع کر دیا۔"

اور جس کسی نے دورانِ خطبہ لغو حرکت کی اُسے نمازِ ظہر کا ثواب ملے گا' البتہ اُس کا جمعہ ضائع ہو گیا۔ یہ بات ممنوعاتِ یوم الجمعہ نمبر ۴ پر تفصیل و دلیل کے ساتھ آ رہی ہے' وہاں دیکھ لیا جائے۔

(۱۴) نمازِ جمعہ کے بعد جگہ بدل کر چار رکعت ادا کریں' چاہے چاروں مسجد میں ادا کریں یا دو مسجد میں اور دو گھر جا کر۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)) (۶۶)

"جب تم نمازِ جمعہ پڑھ چکو تو اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو۔"

دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا .... فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ)) (۶۷)

---

(۶۵) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب فضل من سمع وانصت في الخطبة ح ۸۵۷

(۶۶) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب الصلاة بعد الجُمُعَة ح ۸۸۱

(۶۷) حوالہ سابقہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے جو آدمی نمازِ جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعت پڑھے......... اور اگر کسی وجہ سے تمہیں جلدی ہو تو دو رکعت مسجد میں پڑھ لو اور دو واپس گھر جا کر۔"

تلاوت، ذکر، تعلیمِ دین یا دُعا کے لئے مسجد میں بیٹھنا چاہے تو کوئی حرج نہیں، البتہ گپ شپ یا محفل آرائی کے لئے مسجد میں بیٹھنا ناپسندیدہ کام ہے۔

(۱۵) مسجد سے باہر نکلتے وقت مسنون دُعا کا اہتمام کریں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) (٦٨)

اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ یعنی "اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔"

(۱۶) اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرنے کے لئے کسی وقت کی کوئی شرط یا قید نہیں، البتہ بعض وقت افضل اور قبولیتِ دُعا کے لئے مناسب ہوتے ہیں۔ جمعہ کے روز عصر کے بعد سے مغرب تک کا وقت قبولیت دُعا کا وقت ہے جس کی تفصیل و دلیل پچھلے باب میں گزر چکی ہے، کوشش کریں کہ نمازِ عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت مسجد میں گزاریں، تلاوت کریں، ذکر کریں، علم حاصل کریں، دوسروں کو علم دیں، دُعا کریں یا خاموش ہی بیٹھے رہیں۔ بہرحال یہ وقت اور یہ مقام افضل و اشرف ہیں۔

---

(۶۸) صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب ما یقول اذا دخل المسجد ح ۷۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری منزل :

احکام و آدابِ جمعہ

(۱) نہانے دھونے' صفائی ستھرائی' ذکر و عبادت اور معاشرتی میل ملاپ کے لئے جمعہ کے روز مسلمانوں کی ہفتہ وار چھٹی ہونی چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی دن کا انتخاب مسلمانوں کے لئے فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :

((نَحْنُ الآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتِ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا، هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)) (۶۹)

"ہم سب سے آخری اُمت ہیں البتہ قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ یہ اور بات ہے کہ تمام اُمتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ہمیں ان کے بعد ملی ہے۔ پھر یہ دن (جمعہ کا دن) تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہی لئے لکھ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی توفیق بخشی۔ اس معاملے میں دوسرے لوگ ہمارے پیچھے ہیں۔ یہودیوں کی کل باری ہے اور عیسائیوں کی پرسوں۔"

(۲) ہر عاقل' بالغ' آزاد' مقیم اور تندرست مَرد پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے :

((الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ)) (۷۰)

---

(۶۹) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب هداية هذه الامة ليوم الجُمُعَة ح ۸۵۵

(۷۰) سنن ابی داؤد كتاب الصلاة باب من تجب عليه الجُمُعَة ح ۱۰۵۶ و =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس کسی نے آذان سنی اُس پر جمعہ لازم ہے۔"

دوسری حدیث میں فرمایا:

((عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلَى مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ)) (۷۱)

"ہر بالغ کے لئے جمعہ پر جانا ضروری ہے اور جو جمعہ پر جائے وہ غسل کرے۔"

ایک دوسری حدیث میں یہ حکم اور بھی زیادہ واضح لفظوں میں ارشاد فرمایا:

((رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)) (۷۲)

"ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے۔"

(۳) البتہ بعض حضرات کو اس حکم سے معافی دی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ، إِلاَّ أَرْبَعَةً: مَمْلُوكٌ وَ امْرَأَةٌ وَ صَبِيٌّ وَ مَرِيضٌ)) (۷۳)

= سنن الدارقطنی ۲ / ۶ کتاب الجُمُعَة باب الجُمُعَة علی من سمع النداء ح ۲' علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو صحیح الجامع ح ۳۱۱۲۔

(۷۱) سنن ابی داؤد کتاب الطھارہ' باب فی الغسل یوم الجُمُعَة' ح ۳۴۲۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۷۲) سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب التشدید فی التخلف عن الجُمُعَة ح ۱۳۷۰' علامہ ناصر الدین الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' صحیح الجامع ح ۳۲۵۱۔

(۷۳) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الجُمُعَة للمملوك والمرءة ح ۱۰٦۷' المستدرك ۱ / ۲۸۸' علامہ الالبانی کے علاوہ امام حاکم اور امام الذہبی نے بھی حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہر مسلمان پر واجب ہے کہ باجماعت جمعہ ادا کرے' البتہ چار قسم کے آدمیوں پر ضروری نہیں: غلام' عورت' بچہ اور بیمار آدمی۔"

اس حدیث کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر وہ شخص جو مجبور ہو یا کسی ضروری اور لازمی ڈیوٹی پر ہو اس پر جمعہ فرض نہیں۔ مذکورہ بالا حدیث اور دیگر دلائلِ شریعت کی روشنی میں اہلِ علم نے مندرجہ ذیل افراد کو جمعہ کی فرضیت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے:

۱- غلام اور قیدی: اِلاّ یہ کہ مالک یا انتظامیہ جیل اس کا اہتمام کرے۔

۲- عورت: اگر وہ جمعہ پڑھ لے تو جائز ہے بلکہ افضل ہے' نہ آئے تو گناہ نہیں۔

۳- بچہ: جس کی عمر سات سال سے کم ہو اُس پر معمول کی نمازیں بھی فرض نہیں۔

۴- مریض: اگر خود سے آنا ممکن ہو تو آ جائے یا کوئی لے آئے ورنہ فرض نہیں ہے۔

۵- جس آدمی کو پیشاب یا پاخانے کی حاجت نے تنگ کر رکھا ہو اُس کو پہلے ضرورت پوری کرنی چاہئے' اُس کے بعد جمعہ مل جائے تو بہتر' ورنہ گناہ نہیں۔

۶- جس آدمی کو بھوک نے پریشان کر رکھا ہو اور کھانا موجود ہو اور وہ فائدہ بھی اٹھا سکتا ہو وہ پہلے کھانا کھا لے' اس کے بعد جمعہ مل جائے تو فبہا ورنہ معذور ہے۔

۷- جس آدمی کو جمعہ پر جانے کی صورت میں جانی نقصان یا ساتھیوں کے بچھڑنے یا کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو۔

۸- کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کی موت کا وقت قریب ہو اور وہ اُس کے پاس ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ اُسے اپنی جان کے لئے کسی خطرے کا اندیشہ ہو' مثلاً ڈاکو' درندہ یا پولیس وغیرہ۔

۱۰۔ کسی ظالم حکمران کے ظلم سے بچنے کے لئے نمازِ جمعہ پر نہ جائے تو بھی گناہ نہیں۔

۱۱۔ کوئی قرض خواہ اُس کی تلاش میں ہو اور اُس کے پاس ادائیگی کی کوئی گنجائش نہ ہو اور یہ بھی خطرہ ہو کہ قرض خواہ اُس کے ساتھ بدتمیزی کرے گا یا اُسے نقصان پہنچائے گا۔

۱۲۔ شدید نیند کا غلبہ' خواہ یہ غلبۂ نیند تھکاوٹ کی وجہ سے ہو یا بیماری کی وجہ سے یا لمبے سفر کی وجہ سے۔

۱۳۔ بارش یا کیچڑ کی وجہ سے گھر سے نکلنا دشوار ہو رہا ہو۔

۱۴۔ شدید ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو جو تکلیف دہ بھی ہو اور نقصان دہ بھی۔

ان لوگوں کو معافی دینے کی ایک وجہ اصولِ فقہ کا ایک قاعدہ ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ:

جس حکم کو ادا کرنے میں مشقت ہو اُس حکم میں آسانی کی راہ نکالنی چاہئے'

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ۱۶)

''پس جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ: ۲۸۶)

''اللہ تعالیٰ کسی جان پر اُس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ)) (۷٤)

"جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جس قدر تمہارے لئے ممکن ہو اُتنا کر لو۔"

(۴) جمعہ کے روز اگر شدید بارش ہو یا کیچڑ وغیرہ کی وجہ سے مسجد تک پہنچنا دشوار ہو تو گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے اور اَذان میں "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" کی بجائے "صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ" پکارا جائے گا۔

حضرت ابو الملیح اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ سفر حدیبیہ میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جمعہ کے روز بارش ہو گئی (جو اتنی کم تھی) کہ لوگوں کے جوتوں کے تلوے بھی نہیں بھیگے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے اپنے پڑاؤ پر نماز پڑھ لو۔" (۷۵)

ایک دوسری روایت اس معنی کی تائید کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش کے دن مؤذن سے کہا: "جب تم "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ" کہہ چکو تو "حَيَّ عَلَى الصَّلَاة" مت کہنا بلکہ "صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ" کہنا' چنانچہ عام لوگوں نے اس کا بُرا منایا۔ تب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھ سے بہتر نے (آپ ﷺ) اسی طرح کیا تھا۔ یقیناً جمعہ پڑھنا ضروری ہے لیکن مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ میں تم کو گھروں سے نکالوں' پھر تم کیچڑ اور بارش میں چل کر آؤ۔" (۷٦)

---

(۷۴) صحیح البخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' صحیح مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرةً فی العمر ح ۱۳۳۷۔

(۷۵) سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب الجُمُعَة فی الیوم المطیر ح ۱۰۵۹' حسن ہے۔

(۷٦) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الرخصة ان لم یحضر =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) اگر جمعہ کے دن عید بھی ہو تو عید پڑھنے کے بعد جمعہ اختیاری ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا، فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ، وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) (۷۷)

"آج کے دن میں تمہاری دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں' اگر کوئی چاہے تو نمازِ عید اُسے نمازِ جمعہ سے کفایت کر جائے گی' البتہ ہم ان شاء اللہ ضرور جمعہ ادا کریں گے۔"

ایک دوسری روایت بھی اسی مفہوم کی تائید کرتی ہے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز ابتداءِ وقت میں ہمیں عید پڑھائی' پھر ہم جمعہ ادا کرنے مسجد پہنچے تو وہ تشریف نہ لائے' ہم نے ان کے بغیر ہی نماز ادا کی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس وقت طائف میں تھے' جب آپ تشریف لائے اور ہم نے سارا واقعہ انہیں کہہ سنایا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "انہوں نے سُنّت پر عمل کیا ہے۔" (۷۸)

(۶) نمازِ جمعہ کا وقت ظہر کی نماز والا ہے البتہ بالکل ابتدائی وقت میں پڑھا جائے گا اور اگر خطبہ زوالِ شمس سے پہلے بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

= الجُمُعَة فی مطر ح ۸۵۹۔

(۷۷) سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فیها اذا اجتمع العیدان فی یوم ح ۱۳۱۱' حدیث صحیح ہے۔ اسی معنی کی ایک دوسری حدیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے' بحوالہ سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ح ۱۰۷۰۔

(۷۸) سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب اذا وافق یوم الجُمُعَة یوم عید ح ۱۰۷۱ اور یہ روایت صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ)) (۷۹)

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جمعہ ادا کرتے تھے' پھر واپس میں دیواروں کا سایہ اتنا بھی نہیں ہوتا تھا جس کے سائے سے ہم کوئی فائدہ اُٹھا سکیں۔"

دوسری روایت میں ہے:

((كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَهُ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ)) (۸۰)

"سورج ڈھل جانے کے بعد ہم آپ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے تھے' جب ہم واپس پلٹتے تو سائے کی تلاش میں رہتے۔"

ایک اور روایت وضاحت کرتی ہے کہ نمازِ جمعہ آپ ﷺ کے زمانے میں بالکل ابتدائی وقت میں ادا ہوتی تھی۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ)) (۸۱)

"ہم نمازِ جمعہ کے بعد ہی غدا (دوپہر کا کھانا) کرتے تھے اور اس کے بعد ہی دوپہر کا آرام کرتے تھے۔"

واضح رہے کہ عربوں میں ناشتہ کا کوئی رواج نہ تھا بلکہ دس گیارہ بجے کے قریب جو کھانا کھاتے تھے اس کو غدا کہتے تھے' البتہ جمعہ کے روز اسی کھانے کو نماز کے بعد تک کے لئے اُٹھا رکھتے تھے' اس لئے جمعہ باہتمام جلد پڑھا دیا جاتا تھا تاکہ لوگ غدا

---

(۷۹) صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ ح ۳۹۳۵

(۸۰) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب صلاۃ الجُمُعَة حین تزول الشمس ح ۸۶۰

(۸۱) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة ح ۸۹۷ و صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة ح ۸۵۹

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے آرام کر سکیں۔

(۷) نمازِ جمعہ دو رکعت ہے اور یہ ہمیشہ باجماعت ہی ادا کیا جاتا ہے، البتہ اگر کسی کو امام کے ساتھ ایک رکعت مل جائے تو وہ دوسری رکعت ملا کر اپنی نماز پوری کر لے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا الأُخْرَى، فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ)) (۸۲)

"جس کو جمعہ یا دوسری نمازوں کی ایک رکعت مل گئی وہ اُس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے اور اُس کی نماز پوری ہو گئی۔"

یہی بات اُمت میں بطور معمول چلی آرہی ہے اور اکثر و بیشتر فقہاء و علماء کا یہی فتویٰ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبۂ جمعہ شرط نہیں ہے، اگرچہ اُس کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔

(۸) بستی ہو یا شہر ہر جگہ جمعہ جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ عَبْدِالْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ)) (۸۳)

---

(۸۲) سنن النسائی کتاب المواقیت باب من ادرك ركعةً من الصلاة ح ۵۵۴ اور ح ۵۵۵ و سنن ابن ماجة کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فیمن ادرك من الجُمُعَة ركعة ح ۱۱۲۳ و سنن الدار قطنی ۱/ ۳۱۲

(۸۳) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الجُمُعَة فی القریٰ والمدن ح ۸۵۲ و سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الجُمُعَة فی القریٰ ح ۱۰۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے بعد سب سے پہلے عبدالقیس کی مسجد میں جمعہ ادا کیا گیا اور یہ مسجد بحرین میں جواثا کے مقام پر تھی۔"

واضح رہے کہ قدیم زمانے میں سعودی عرب کے مشرقی صوبے کا نام بحرین تھا اور یہ علاقہ اُس وقت موجودہ سعودی عرب میں شامل تھا۔ جس جگہ کو جواثا کہا جاتا تھا اَب اُسے الھفوف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' وہ مسجد اپنے تاریخی مقام پر ہی واقع ہے۔ قریب دِن میں اُس کی تجدید کی گئی ہے۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کے بعد اسلام میں یہ تیسری تاریخی مسجد ہے۔

مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں اہل علم کی ایک بڑی تعداد کی رائے ہے کہ نمازِ جمعہ میں نمازیوں کی تعداد شرط نہیں بلکہ جہاں جتنے نمازی جمع ہو جائیں وہ جمعہ ادا کر سکتے ہیں۔ چونکہ اس مسئلے میں اختلاف ہے لہٰذا وسعت کی گنجائش موجود ہے۔

(۹) جمعہ کا وقت داخل ہونے سے قبل اضافی اَذان کسی وقت اور کہیں بھی دی جا سکتی ہے۔ دوسرے معنی میں وہ تیاریٔ نماز کا اعلان ہے۔ حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((إِنَّ الأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ. فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ))[84]

"حضور اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کے روز پہلی اذان اُس وقت ہوتی تھی جب امام خطبہ جمعہ کے لئے

(۸۴) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب التاذین عند الخطبة ح ۸۷۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز تیسری اَذان کا حکم دیا۔ چنانچہ (بازارِ مدینہ میں) الزوراء والے گھر پر اَذان دی جانے لگی اور پھر یونہی سلسلہ چلتا رہا۔"

نوٹ: جمعہ کا وقت داخل ہونے سے پہلے دی جانے والی اَذان کو تیسری اَذان اس اعتبار سے قرار دیا گیا کہ امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد جو اَذان دی جاتی ہے وہ پہلی کہلاتی ہے اور اقامت کو مجازاً دوسری اَذان کہا جاتا ہے اور سب سے پہلی اَذان کو تیسری اَذان کہا گیا ہے۔

(۱۰) نمازی کو اگر بیٹھے بیٹھے نیند آنے لگے تو جگہ بدل لے۔ اس طرح نیند ٹل جائے گی اور وہ اپنے وقت سے صحیح فائدہ اُٹھا سکے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ)) قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ [(۸۵)]

"جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اُونگھ آئے تو وہ اپنی جگہ بدل لے۔"

(۱۱) اسی طرح اگر نمازی کو بیٹھے بیٹھے دھوپ آن پہنچے تو جگہ بدل لینی چاہئے اور چھاؤں میں چلے جانا چاہئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ))

---

(۸۵) سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب فیمن نعس یوم الجُمُعَة انه یتحول من مجلسه ح ۵۲۶' امام ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ و سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب الرجل ینعس والامام یخطب ح ۱۱۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تم میں سے کسی کو دھوپ آ جائے یعنی سایہ سکڑنے کی وجہ سے اُس کا کچھ حصّہ دھوپ میں اور کچھ حصّہ چھاؤں میں ہو تو اُسے وہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔" (۸۶)

دوسری روایت میں حکم یوں ہے کہ حضرت قیس کے والد بیان کرتے ہیں کہ :

"میں آیا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور دھوپ میں کھڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا تو چھاؤں میں چلا گیا۔"

(۱۲) جمعہ کے روز سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں' بالخصوص جبکہ اجتماعی وسائلِ سفر انسان کے اختیار میں نہیں ہوتے' مثلاً ہوائی جہاز' ریل' بس وغیرہ کا سفر۔ ہاں اگر انفرادی سفر ہے یعنی سواری کا اپنا انتظام ہے تو کوشش کریں کہ جمعہ نہ رہ جائے لیکن حسب ضرورت یا حالات سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت الحکم بن مِقسم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ :

بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ : فَتَقَدَّمَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ : أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَآهُ، قَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟ قَالَ فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ، قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَدْرَكْتَ غَدْوَتَهُمْ)) (۸۷)

---

(۸۶) سنن ابی داود كتاب الادب باب فی الجلوس بین الظل والشمس ح ۴۸۲۱' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۸۷) مسند احمد ۱ / ۲۲۴' علامہ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر روانہ کیا۔ روانگی لشکر کا دن جمعہ تھا' اُن کے ساتھی آگے نکل گئے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں : میں نے سوچا کہ میں رہ جاتا ہوں اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد ساتھیوں سے جا ملوں گا' جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی تو انہیں نماز میں دیکھا تو پوچھا : "تم صبح اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کیوں نہیں نکلے؟" حضرت عبداللہ نے عرض کیا : "میرا ارادہ تھا کہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ نمازِ جمعہ ادا کروں گا پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملوں گا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "زمین میں جو کچھ بھی مال و متاع ہے اگر تم یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دو' تب بھی تم اپنے ساتھیوں کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے۔"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اُس نے سفر کی تیاری کر رکھی ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ اگر آج جمعہ نہ ہوتا تو میں سفر کے لئے نکل جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : "تم سفر پر نکل جاؤ' جمعہ کسی کو سفر سے نہیں روکتا۔" (۸۸)

بعض روایات میں آیا ہے کہ جو آدمی جمعہ کے روز سفر کرے اُس پر اللہ کے فرشتے لعنت کرتے ہیں یا اُس کو بددعائیں دیتے ہیں۔ اس طرح کی تمام روایات ضعیف اور کمزور ہیں جن پر اعتماد کرنا صحیح نہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ فرمائیں نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۷۲ تا ۲۷۳ طبع دار زمزم۔ الریاض۔

جمعہ کے روز غسل کرنا ضروری اور افضل ہے اور اگر جسم سے بدبو اُٹھ رہی ہو

= ح ۱۹۶۶ شرح احمد شاکر و سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب ما جاء فی السفر یوم الجُمُعَة ح ۵۲۷

(۸۸) السنن الکبری للبیهقی ۳ / ۱۸۷ کتاب الجُمُعَة باب من قال لا تحبس الجُمُعَة عن سفر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو واجب اور فرض کے درجے میں ہے۔ ہاں! البتہ عام حالات میں اگر وضو کر لیا جائے تو بھی کام چل سکتا ہے۔ غسل کرنا پھر بھی افضل ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)) (۸۹)

''جس نے جمعہ کے روز وضو کیا وہ بھی صحیح ہے اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔''

اس معنی کی ایک حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب نمبر۸۱ میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔ چنانچہ انتہائی کوشش کرنی چاہیے کہ آدمی غسل کر کے ہی جمعہ ادا کرنے جائے' البتہ کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت وضو پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔
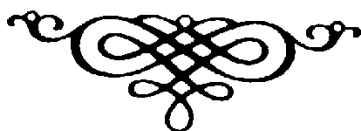
(۸۹) سنن ابی داود کتاب الطهارة باب فی الرخصة فی ترک الغسل یوم الجُمُعَة ح ۳۵۴' علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی منزل:

خطبۂ جمعہ اور نماز

(۱) خطبۂ جمعہ ہمیشہ منبر پر ہونا چاہیے۔ ابتداء میں آپ ﷺ کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے' بعد میں منبر بنوا لیا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک خطبۂ جمعہ کے لئے منبر کا استعمال معمولِ اُمت بن چکا ہے۔

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَأَتَاهُ، فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ)) (۹۰)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے خشک تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے' پھر جب منبر بنوا لیا تو اس پر تشریف لے آئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر تنا رونے لگا۔ چنانچہ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے آئے اور اپنا ہاتھ اُس پر پھیرا۔"

(۲) منبر کم سے کم تین سیڑھیوں کا ہونا چاہیے

وَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلٰى جِذْعٍ مَنْصُوبٍ فِي الْمَسْجِدِ' فَيَخْطُبُ' فَجَاءَ رُومِيٌّ' فَقَالَ: اَلَا نَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ وَكَاَنَّكَ قَائِمٌ؟ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ' وَ يَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ خُوَارَ الثَّوْرِ حَتّٰى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ بِخُوَارِهٖ' حُزْنًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَنَزَلَ اِلَيْهِ

---

(۹۰) صحیح البخاری كتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام ح ۳۳۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُورُ، فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ:
((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ مَا زَالَ هٰكَذَا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ حُزْنًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).(٩١)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں کھڑے ہوئے ایک ستون کے ساتھ پشت لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے ایک رومی آیا اُس نے اجازت چاہی اور پوچھا: یارسول اللہ (ﷺ) ہم آپؐ کے لئے کوئی ایسی چیز بنا دیں کہ جس پر آپؐ بیٹھے ہوئے بھی کھڑے محسوس ہوں؟ اُس رومی نے منبر بنایا جس کی دو سیڑھیاں تھیں اور آپ ﷺ تیسری پر بیٹھتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اُس ستون سے اس طرح کی آواز نکلی جس طرح بیل آواز نکالتا ہے۔ اُس کی آواز سے ساری مسجد گونج گئی اور یہ آواز رسول اللہ ﷺ کی جدائی کی وجہ سے تھی۔ وہ ابھی تک آواز نکال رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اُس کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور جونہی آپ ﷺ نے اُسے بازوؤں میں لیا وہ خاموش ہوگیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اس کو بازوؤں میں نہ لیتا تو یہ رسول اللہ کی جدائی کے صدمہ سے قیامت تک اسی طرح آواز نکالتا رہتا۔"

آپ ﷺ کا منبر لکڑی کا تھا، تین سیڑھیوں والا تھا، آپ ﷺ مسجد میں داخل ہونے کے بعد تیسری سیڑھی پر بیٹھ جاتے۔ اسے ذرا دیوار سے ہٹا کر رکھا گیا تھا۔

---

(٩١) صحیح ابن خزیمہ باب ذکر العلة التی لها حن الجذع عند قیام النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علی المنبر ..... ح ١٧٧٧۔ حدیث صحیح ہے۔ و سنن الدارمی ١/ ١٩ باب ما اکرم النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بحنین المنبر ح ٤٢، علامہ الالبانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب قبلہ دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ بکری آرام سے گزر سکتی تھی۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ)) (۹۲)

"رسول اللہ ﷺ کے منبر اور دیوار کے درمیان اتنی جگہ تھی کہ بکری گزر سکے۔"

(۳) امام جب مسجد میں داخل ہو تو منبر پر چڑھنے کے بعد حاضرین کو سلام کہے :

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ)) (۹۳)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ ﷺ منبر پر تشریف لاتے تو حاضرین کو سلام کہتے۔"

(۴) جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مؤذن کو جمعہ کی اَذان پکارنی چاہئے اور یہ اَذان امام کے سامنے اور مسجد کے دروازے پر ہونی چاہئے۔ متعدد روایات سے یہ مسائل واضح ہو جاتے ہیں۔ حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ....الخ)) (۹٤)

---

(۹۲) سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب موضع المنبر ح ۱۰۸۲، حدیث صحیح ہے۔

(۹۳) سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ما جاء فی الخطبة یوم الجُمُعَة ح ۱۱۰۹، حدیث حسن ہے۔

(۹۴) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الاذان یوم الجُمُعَة ح ۸۷۰

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جمعہ کے روز پہلی آذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہی معمول رہا......"

دوسری روایت میں ہے:

((كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ....)) (۹۵)

"جمعہ کے روز جب آپ ﷺ منبر پر بیٹھ جاتے تو مسجد کے دروازے کے بالکل سامنے آذان دی جاتی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی یہی طریقہ رائج رہا......"

(۵) جونہی مؤذن آذان سے فارغ ہو امام کو کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہئے۔ خطبۂ جمعہ دو حصّوں میں ہو' درمیان میں امام خاموش ہو کر بیٹھ جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ، كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرَغَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَلا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ)) (۹۶)

"رسول اللہ ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ ہوتا یوں کہ آپ ﷺ منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاتے' جب مؤذن فارغ ہو جاتا تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے' پھر خطبہ ارشاد فرماتے' پھر بیٹھ جاتے اور کوئی بات نہ کرتے' پھر کھڑے ہو کر دوسرا

(۹۵) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب النداء یوم الجمعۃ ح ۱۰۸۸

(۹۶) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الجلوس اذا صعد المنبر ح ۱۰۹۲' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے' و مختصراً صحیح بخاری ح ۸۷۸ / ۸۸۶ و مسلم ح ۸۶۱

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ارشاد فرماتے۔"

(٦) خطبہ ہمیشہ کھڑے ہو کر ہی دینا چاہیے' بیٹھ کر خطبہ دینا خلافِ سنت ہے۔

((عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (٩٧)

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا: اس نالائق کو دیکھو بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (الجمعہ: ۱۱) "اور جب وہ تجارت کا مال یا کھیل تماشہ دیکھ لیتے ہیں تو دوڑ کر وہاں جا پہنچتے ہیں اور آپ ﷺ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔"

دوسری روایت میں ہے: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ)) (٩٨)

رسول اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ہی خطبہ دیتے تھے' پھر بیٹھ جاتے' دوبارہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ جس نے تم کو یہ بتایا کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے

---

(۹۷) صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب قولہ تعالٰی: وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا ح ۸۶۴

(۹۸) صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب ذکر الخطبتين قبل الصلاۃ وما فيهما من الجلسة ح ۸۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے جھوٹ کہا۔ قسم بخدا میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کوئی دو ہزار نماز پڑھی ہوگی۔"

(۷) امام کو لاٹھی یا کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ دینا چاہئے۔ حضرت الحکم بن حزن الکلفی ایک وفد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ آپ ﷺ کے ہاں قیام کے حالات بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ :

((...... فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ...)) (۹۹)

"پھر ہم مدینہ منورہ میں کئی دن ٹھہرے۔ اس دران ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جمعہ پڑھا۔ آپ ﷺ لاٹھی یا کمان کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے ہلکے پھلکے' عمدہ اور بابرکت کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی......"

(۸) خطبۂ جمعہ کا انداز سنّتِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق ڈرانے والا اور خبردار کرنے والا ہو' نہ کہ خبریں پڑھنے' کہانیاں سنانے یا راگ الاپنے والا ہو۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ ......)) (۱۰۰)

---

(۹۹) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الرجل یخطب علیٰ قوس۔ حدیث حسن ہے۔

(۱۰۰) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب تخفیف الصلاۃ والخطبة ح ۸۶۷' سنن النسائی کتاب العیدین باب کیف الخطبة ح ۱۵۷۷ بنحوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسول اکرم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی' آپ ﷺ کا غصہ بڑھ جاتا' گویا کہ آپ ﷺ کسی لشکر کو (برے حالات) سے ڈرا رہے ہوں۔"

(۹) خطبہ کی ابتداء ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ہونی چاہئے' شہادتِ توحید کا اعلان ہونا چاہئے اور آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر درود شریف بھی خطبہ کا ضروری جزو ہونا چاہئے۔ آپ ﷺ سے ماثور و منقول خطبات سے یہ بات اچھی طرح سمجھ آتی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبۃ الحاجۃ ان الفاظ میں سکھایا:

((الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) .ثم يقرأ ثلاث آيات : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾[آل عمران : ۱۰۲] ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً، وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾[النساء:۱] ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيدًا﴾[الأحزاب:۷۰]))
(۱۰۱)

---

(۱۰۱) سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فی خطبۃ النکاح ح ۲۱۱۸ و سنن النسائی کتاب العیدین باب کیف الخطبۃ ح ۱۵۷۷' حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں' اسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اور اسی سے استغفار کرتے ہیں' اپنے نفسوں اور اپنے بُرے اعمال کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں ---- اس ابتدائیہ کے بعد آپ تین آیتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ۱۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق ہے اسی طرح اللہ سے ڈرو اور تم کو حالتِ فرمانبرداری پر ہی موت آئے۔" (آل عمران : ۱۰۲) ۲۔ اے لوگو! اپنے اُس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا' اسی سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو' یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔" (النساء : ۱) ۳۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو' اللہ سے ڈرتے رہو اور بات کرو سیدھی سیدھی۔"

(۱۰) آپ ﷺ سے ماثور خطبات کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ آپ ﷺ کے خطبات انتہائی مختصر ہوتے تھے لیکن جامع اور پُر مغز۔ قصے کہانیاں سنانے کی آپ ﷺ کو عادت نہ تھی۔ حضرت جابر بن سمرۃ السوائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ)) (۱۰۲)

(۱۰۲) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب اقصار الخطب ح ۱۱۰۷' سند حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز وعظ کو لمبا نہیں کرتے تھے' بس وہ ہلکے پھلکے چند کلمات ہوتے تھے۔"

دوسری روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا)) (۱۰۳)

"میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ کی نماز اور خطبہ دونوں ہی درمیانے ہوتے تھے۔"

آپ ﷺ کا خطبہ ہمیشہ آیاتِ قرآنی پر مشتمل ہوتا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ، يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ)) (۱۰۴)

"نبی اکرم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے' ان دونوں کے درمیان میں بیٹھتے تھے اور قرآن پڑھ پڑھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔"

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

((أَخَذْتُ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ))

---

(۱۰۳) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب تخفيف الصلاة والخطبة ح ۸۶۶

(۱۰۴) صحيح مسلم كتاب الجُمُعَة باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلسة ح ۸۶۲ و سنن ابی داود كتاب الصلاة باب الخطبة قائما ح ۱۰۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے سورت ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سن سن کر یاد کی ہے کیونکہ آپ ﷺ ہر جمعہ کو منبر پر اس سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔" (۱۰۵)

(۱۱) آپ ﷺ کی نمازِ جمعہ لمبی اور خطبہ مختصر ہوا کرتا تھا اور اسی بات کا اُمت کو حکم دیا ہے۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا : يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)) (۱۰۶)

"حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا' بہت مختصر مگر بہت بلیغ۔ جب وہ نیچے اتر آئے تو ہم نے کہا : یا ابا الیقظان! آپ نے بہت مختصر اور بہت بلیغ خطبہ دیا ہے اگر آپ تھوڑا لمبا کر لیتے تو کیا حرج تھا؟ آپ نے فرمایا : میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے : "انسان کی لمبی نماز اور مختصر خطبہ اُس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے' چنانچہ نماز لمبی پڑھا کرو' اور خطبہ مختصر کیا کرو' یقیناً اچھی گفتگو جادو کا اثر رکھتی ہے۔"

اس صحیح اور مستند حدیث کی روشنی میں ہمارے وہ علماء و خطباء غور فرمالیں جو دو گھنٹے کا خطبہ دیتے ہیں اور تین منٹ میں نماز پڑھا دیتے ہیں۔ شاید عوام کی خطبۂ

---

(۱۰۵) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب تخفیف الصلاة والخطبة ح ۸۷۲' و سنن ابی داود کتاب الصلاة باب الرجل یخطب علی قوس ح ۱۱۰۰ تا ۱۱۰۳

(۱۰۶) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب تخفیف الصلاة والخطبة ح ۸۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ سے بے رغبتی کی ایک یہ بھی وجہ ہے۔ سوچیے، غور کیجئے۔

(۱۲) اگر دورانِ خطبہ کسی قسم کا مسئلہ پیش آ جاتا یا کوئی سوال کر دیتا یا کسی کام کے حکم کی ضرورت ہوتی تو آپ ﷺ حسب حال اُس کا حل کر دیتے۔ مختلف واقعات ان امور کی نشاندہی کرتے ہیں۔

● حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لا، قَالَ: ((قُمْ، فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ)) (۱۰۷)

"ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اِدھر رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تحیۃ المسجد پڑھی ہے؟" اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھو۔""

● بامرِ مجبوری یا قرینِ مصلحت منبر سے اُترنے اور کسی سے بات کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ، جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لاَ يَدْرِي مَا دِينُهُ. قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا، قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا))

---

(۱۰۷) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب التحية والامام يخطب ح ۸۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور میں آپ ﷺ کے قریب جا کر بیٹھ گیا' میں نے عرض کیا : "یارسول اللہ! ایک پردیسی آدمی دین کی معلومات لینے حاضر ہوا ہے اُسے دینی احکام کی کوئی خبر نہیں ہے۔" حضرت ابو رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تشریف لائے اور میرے بالکل قریب ہوگئے۔ ایک کرسی لائی گئی' میرا خیال ہے کہ اُس کے پائے لوہے کے بنے ہوئے تھے' آپ اُس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کا آپ ﷺ کو علم عطا فرمایا ہے وہ مجھے سکھانے لگے۔ فارغ ہو کر آپ ﷺ خطبہ کے لئے تشریف لے گئے اور اُسے آخر تک مکمل کیا۔ (۱۰۸)

مذکورہ بالا واقعہ کے علاوہ بھی ایک موقع پر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا] عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ، يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ)) ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ (۱۰۹)

"رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے' اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آگئے' انہوں نے سرخ قمیضیں پہن رکھی تھیں' گرتے پڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے منبر سے اُتر کر اُن کو اُٹھا لیا' پھر انہیں لے کر

---

(۱۰۸) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب حدیث التعلیم فی الخطبة ح ۸۷۶

(۱۰۹) سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب الامام یقطع الخطبة للامر یحدث ح ۱۱۰۹' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ منبر پر چڑھ گئے' اس موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ہی کہا ہے ﴿اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ﴾ (التغابن : ۱۵) "تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہے۔" میں نے انہیں دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔"

● حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اجْلِسْ، فَقَدْ آذَيْتَ))[۱۱۰]

جمعہ کے روز ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور اِدھر آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے اُس سے کہا "بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو پریشان کر دیا ہے۔"

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُغِثْنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا!)) قَالَ أَنَسٌ: وَلاَ وَاللّٰهِ! مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلاَ قَزَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلاَ دَارٍ،

---

(۱۱۰) سنن ابی دواد کتاب الجُمُعَة باب الهيئة و تخطی الرقاب ح ۱۱۱۸ و سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب النهی عن تخطی رقاب الناس والامام علی المنبر یوم الجُمُعَة ح ۱۳۹۸' سند حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ. قَالَ: فَلاَ وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا. قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ حَوْلَنَا وَلاَ عَلَيْنَا! اللّٰهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) فَانْقَلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ؟ قَالَ، لاَ أَدْرِي))[۱۱۱]

"ایک آدمی جمعہ کے روز دارالقضاء والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا' اُس وقت رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ کے بالکل سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: "یارسول اللہ! مال مویشی ہلاک ہوگئے' راستے بند ہوگئے' اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ ہم پر رحمت کرے یعنی بارش نازل فرمائے"۔ آپ ﷺ نے اسی وقت دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا: "اے اللہ ہم پر بارش نازل فرما' اے اللہ ہم پر بارش نازل فرما' اے اللہ ہم پر بارش نازل فرما۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: قسم بخدا آسمان پر نہ بادل تھے اور نہ کوئی بادل کی ٹکڑی' ہمارے اور سلع نامی پہاڑ کے درمیان گھر نہیں تھے۔ یکایک سلع

---

(۱۱۱) صحیح مسلم کتاب صلاۃ الاستسقاء باب الدعاء فی الاستسقاء ح ۸۹۷' یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں البتہ حدیث اکثر کتب حدیث میں موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی طرح کا سیاہ بادل نمودار ہوا' جب درمیان آسمان میں پہنچا تو پھیل گیا' پھر بارش شروع ہو گئی۔ پھر کہا : قسم بخدا! ہفتہ بھر ہم نے سورج نہیں دیکھا ---- اگلے جمعہ اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا اور آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا : "یارسول اللہ ﷺ! مال مویشی ہلاک ہو گئے' راستے بند ہو گئے' آپ اللہ تعالی سے دُعا کریں کہ بارش کو ہم سے روک دے۔" آپ ؐ نے اسی وقت دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور عرض کیا : "اے اللہ! ہم پر نہیں بلکہ ہمارے اردگرد برسا دیں' پہاڑوں پر' ندیوں پر' وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر یعنی جنگلات پر یہ بارش برسا دیں۔" دعا کے ساتھ ہی بارش تھم گئی اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے پہنچے۔ جناب شریک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا : کیا یہ پہلے والا آدمی تھا؟ انہوں نے کہا : مجھے خبر نہیں۔"

● حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: ((اجْلِسُوا)) فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ))

(۱۱۲)

"جمعہ کے روز جب رسول اللہ ﷺ پہنچے تو فرمایا : بیٹھ جاؤ! یہ حکم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی سنا تو مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں دیکھ لیا تو فرمایا : عبداللہ آگے آ جاؤ۔"

(۱۴۳) دورانِ خطبہ لوگوں کو سمجھانے یا متوجہ کرنے کے لئے انگلی کا اشارہ کرنا

---

(۱۱۲) سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب الامام یکلم الرجل فی خطبته ح ۱۰۹۱' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہے' البتہ دونوں ہاتھوں کو استعمال کرنا سُنّت سے ثابت نہیں' بلکہ ناپسندیدہ ہے۔
حضرت عمارہ بن روَیبہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بشر بن مروان منبر پر دونوں ہاتھوں کو اُٹھائے اشارہ کر رہا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا ستیاناس کرے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کرتے تھے' اس سے زیادہ نہیں۔" (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ ح ۸۷۴)

(۱۴) خطبہ مکمل کرنے کے بعد منبر سے اتر کر نماز سے پہلے حسب ضرورت کسی سے گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَمَا يَزَالُ يُكَلِّمُهُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَنْعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ)) (۱۱۳)

"نماز کھڑی ہونے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات شروع کرتا ہے اور وہ قبلہ کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہے' وہ مسلسل بات کیے جا رہا ہے۔ اُس بات کرنے والے آدمی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لمبے قیام کی وجہ سے میں نے بعض ساتھیوں کو دیکھا کہ انہیں اُونگھ آنی شروع ہو گئی۔"

(۱۵) خطیب کو اہل ایمان کے حق میں دورانِ خطبہ دُعا کرنی چاہئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات دورانِ خطبہ اہل ایمان (مرد' عورت) کے لئے دُعا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بیان کیا۔ آخری الفاظ یوں ہیں: ((وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَلِأُمَّتِي' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي

(۱۱۳) سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب ما جاء فی الکلام بعد نزول الامام من المنبر ح ۵۱۸' امام ترمذی نے کہا ہے حدیث حسن صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِاُمَّتِی' اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِی وَلَکُمْ)) (۱۱۴) "اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا وہ خود ہی اُسے سزا دے گا' اے اللہ میری اور میری اُمت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! میری اور میری اُمت کی مغفرت فرما۔ پھر فرمایا: "میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مغفرت کی درخواست کرتا ہوں۔"

(۱٦) اگر کبھی ضرورت پڑے تو صدقہ خیرات کی اپیل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ. فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، قَالَ: فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَاءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ. فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَأَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ، ثُمَّ جَاءَ الْآنَ، فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا)) فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ: ((خُذْ ثَوْبَكَ)) (١١٥)

ایک آدمی جمعہ کے روز آیا جبکہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' اس کی

---

(۱۱۴) دلائل النبوۃ للبیھقی و تاریخ ابن عساکر بحوالہ عقبہ بن عامر کتاب الابانۃ تالیف ابوالنصر الشجری بحوالہ ابوالدرداء مصنف ابن ابی شیبہ و الحلیۃ لابی نعیم بحوالہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم' سند حسن ہے۔ نقلا خطب مختارہ ص ۲۹ طبع ۱۴۰۷ھ۔

(۱۱۵) سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب حث الامام علی الصدقة یوم الجُمُعَة فی خطبته ح ۱۴۰۷' والمستدرك للحاکم ۱/ ۲۸۵' حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت بہت دگرگوں تھی' آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: "نماز پڑھی ہے؟" اس نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "دو رکعتیں پڑھ لو۔" آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کی تلقین کی' لوگوں نے کپڑے پیش کئے' آپ ﷺ نے اُسے دو کپڑے دے دیئے۔ پھر جب دوسرا جمعہ آیا تو بھی وہ اس وقت پہنچا جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے' آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کی تلقین کی' تو اُس نے بھی اپنا ایک کپڑا پیش کر دیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ آدمی پچھلے جمعہ پراگندہ حالت میں آیا تھا تو میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کو کہا' انہوں نے کپڑے پیش کئے۔ میں نے اس کے لئے دو کپڑوں کا حکم دیا۔ اب پھر آیا ہے تو میں نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا تو اس نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا واپس دے دیا۔ چنانچہ آپؐ نے اُس کو سمجھایا اور فرمایا: "اپنا کپڑا لے لو۔"

(۱۷) خطبۂ جمعہ کے فورا بعد امام منبر سے نیچے آ جائے اور مؤذن تکبیر کہہ دے۔ حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((كَانَ بِلاَلٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ، ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا))[۱۱۶]

"جمعہ کے روز جب رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے آتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آذان کہتے اور جب آپ ﷺ منبر سے اترتے تو اقامت کہتے اور پھر یہی سلسلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی چلتا رہا۔"

(۱۸) امام کو ہر نماز میں صفوں کو سیدھا کرنے کی تاکید کرنی چاہئے اور یہ آپ

---

(۱۱۶) سنن النسائی کتاب الجُمُعَة باب الاذان للجُمُعَة ح ۱۳۹۳' علامہ ناصر الدین الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح سنن النسائی ح ۱۳۲۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا معمول تھا۔ حضرت النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ــــ ثَلَاثًا ــــ وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ)). قَالَ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَلْزَقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ (۱۱۷)

"حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخِ انور پھیرتے ہوئے فرمایا: "اپنی صفیں سیدھی کر لو"۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی' پھر فرمایا: "قسم بخدا تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل بھی ٹیڑھے کر دے گا۔" راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا ہر آدمی اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا جوڑ رہا تھا اور گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا۔"

اس موضوع پر متعدد روایات صحاحِ ستہ اور مُسند احمد میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(۱۹) امام جمعہ کی دو رکعت نماز پڑھائے گا اور یہی شریعتِ محمّدی ہے۔ حضرت عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((صَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) (۱۱۸)

---

(۱۱۷) سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف ح ۶۶۲' ۶۶۳' اس معنی کی حدیث صحیح البخاری ۶۸۵ و صحیح مسلم ۴۳۶ میں بھی موجود ہے۔

(۱۱۸) سنن النسائی کتاب الجُمُعَۃ باب عدد صلاۃ الجُمُعَۃ ح ۱۴۱۹ و سنن ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب تقصیر الصلاۃ فی السفر ح ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"چاشت کی نماز دو رکعت ہے۔ عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے۔ مسافر کی نماز دو رکعت ہے اور جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔ یہ مکمل نماز ہے' اس میں کوئی کمی نہیں۔ آپ ﷺ نے یونہی فرمایا ہے۔"

(۲۰) امام جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورت الجمعہ اور دوسری رکعت میں سورت المنافقون کی تلاوت کرے۔ حضرت عبیداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ، قَالَ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ)) (۱۱۹)

"جناب مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا اور خود مکہ مکرمہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ آپ نے سورت الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورت المنافقون کی تلاوت کی۔
راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھا کر پلٹے تو میں پیچھے سے پہنچ گیا' میں نے عرض کیا: جو دو سورتیں آج آپ نے پڑھی ہیں یہی دو سورتیں حضرت علی بن ابی طالب بھی کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ تب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کے روز ان سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔"

---

(۱۱۹) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب ما یقرء فی صلاۃ الجُمُعَة ح ۸۷۷

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورت الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورت الغاشیہ کی تلاوت بھی سنّت سے ثابت ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾))(۱۲۰)

"نبی اکرم ﷺ نمازِ جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ کی قراءت فرمایا کرتے تھے۔"

سورت الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورت المنافقون کے بجائے سورت الغاشیہ کی قراءت بھی ثابت ہے۔ الضحاک بن قیس نے حضرت النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دریافت کیا :

((أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ ﴿هَلْ أَتَاكَ﴾))(۱۲۱)

"جمعہ کے روز سورت الجمعہ کے علاوہ کیا چیز رسول اللہ ﷺ قراءت کیا کرتے تھے؟ حضرت النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے جواب میں بتایا : آپ ﷺ سورت الغاشیہ کی قراءت فرمایا کرتے تھے۔"

---

(۱۲۰) سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب ما یقرء فی الجُمُعَۃ ح ۱۱۲۵ و سنن النسائی کتاب الجُمُعَۃ باب القرائۃ فی صلاۃ الجُمُعَۃ ...... الخ حدیث صحیح ہے۔

(۱۲۱) صحیح مسلم کتاب الجُمُعَۃ باب ما یقرء فی صلاۃ الجُمُعَۃ ح ۸۷۸ و سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب ما یقرء فی الجُمُعَۃ ح ۱۱۲۳ ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری منزل:

ممنوعاتِ یوم الجمعہ

شریعت نے اہلِ ایمان کو جمعہ کے روز متعدد کاموں سے روکا ہے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(۱) صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔ اِس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

((عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبَّاد قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ)) [۱۲۲]

"حضرت محمد بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ اس موقع پر میں نے پوچھا: کیا واقعی رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دِن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اِس گھر کے رب کی قسم آپؐ نے واقعی منع فرمایا ہے۔"

ہاں! البتہ اگر کوئی جمعہ کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کے دِن کا روزہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ)) [۱۲۳]

---

(۱۲۲) صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھیۃ صیام الجُمُعَۃ منفردا ح ۱۱۴۳

(۱۲۳) صحیح البخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجُمُعَۃ ح ۱۸۸۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھیۃ صیام یوم الجُمُعَۃ منفردا ۱۱۴۴

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے' اِلاّ یہ کہ اُس سے پہلے (جمعرات) یا اُس کے بعد (ہفتہ) کا روزہ رکھے۔"

اگر کسی کا روزہ کسی مقررہ تاریخ کا تھا اور اُس دن جمعہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً یومِ عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ جمعہ کے دِن ہو۔ اس ضمن میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((.....وَلاَ تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الأَيَّامِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ)) (۱۲٤)

"عام دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص نہ کرو' اِلاّ یہ کہ تمہارے کسی مخصوص روزے کے دن جمعہ آ جائے۔"

اگر صرف جمعہ کے دن ہی روزہ رکھنے کا خیال ہو تو روزہ رکھنے کے بعد بھی توڑ دینا چاہیے۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: ((أَصُمْتِ أَمْسِ؟)) قَالَتْ: لاَ. قَالَ: ((تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟)) قَالَتْ: لاَ. قَالَ: ((فَأَفْطِرِي)) (۱۲٥)

"اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز ان کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے پوچھا:

---

(۱۲۴) صحیح مسلم کتاب الصوم باب کراھیۃ صیام یوم الجُمُعَۃ منفردا ح ۱۱۴۴

(۱۲۵) صحیح البخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجُمُعَۃ ح ۱۸۸۵ و مسند احمد ۶ / ۳۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والے کل کو روزہ رکھو گی؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا:
تب تم روزہ کھول دو۔"

(۲) صرف جمعہ کی رات (جمعہ سے پہلے آنے والی رات) نوافل وغیرہ کا اہتمام کرنا بھی شرعاً منع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي...))[126]

"عام راتوں میں سے جمعہ کی رات کو نوافل وغیرہ کے اہتمام کے لئے خاص نہ کرو۔"

(۳) جمعہ کی دوسری اَذان کے ساتھ ہی لین دین اور خرید و فروخت ہر اُس آدمی کے لئے حرام ہو جاتا ہے جس پر جمعہ فرض ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ...... الخ ﴾ (الجمعہ: ۹)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو......"

اور اگر دنیوی معاملات کی مصروفیات انسان کو بالکل ہی نمازِ جمعہ سے غافل کر دیں تو معاملہ ممنوعات و مکروہات سے آگے بڑھ کر وبالِ ایمان بن جاتا ہے اور دنیا کے یہ چار دھیلے نفاق کے بیج بن کر انسان کو نعمتِ ایمان سے محروم کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا! هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ، فَيَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَأُ فَيَرْتَفِعَ، ثُمَّ تَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَجِيءُ وَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا

---

(۱۲۶) صحيح مسلم كتاب الصيام باب كراهة صيام يوم الجُمُعَة منفردة ح ۱۱۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلاَ يَشْهَدُهَا، حَتّٰى يُطْبَعَ عَلٰى قَلْبِهِ)) (۱۲۷)

"توجہ سے سن لو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی شہر سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر بکریوں کا ریوڑ پال لے' پھر اُسے چرانے کے لئے گھاس کی مجبوری بنے تو وہ اور دُور نکل جائے۔ جب جمعہ آئے تو وہ شہر ہی نہ آسکے اور نہ ہی جمعہ پر پہنچے' پھر دوسرا جمعہ آ جائے تب بھی جمعہ پر حاضر نہ ہو' اور تیسرا جمعہ آ جائے تو بھی جمعہ پر نہ پہنچ پائے۔ بالآخر اُس کے دل پر نفاق کی مہر لگا دی جائے گی۔"

ہم ایسے دِن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور صراطِ مستقیم پر استقامت اور توفیق کے درخواست گزار ہیں۔

(۴) نمازیوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا منع ہے۔ خطبہ شروع ہونے سے پہلے بھی اس طرح کرنا دوسروں کے لئے ایذا رسانی کا موجب ہے اور اُن کے ذکر و عبادت میں مداخلت کے مترادف ہے اور خطبہ شروع ہو جانے کے بعد تو یہ انتہائی تکلیف دہ کام ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس سے بڑی شدت اور سختی سے منع فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کو مخاطب کر کے فرمایا: "اِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ" (۱۲۸) (بیٹھ جاؤ تم نے دوسروں

---

(۱۲۷) سنن ابن ماجة كتاب اقامة الصلاة باب فيمن ترك الجُمُعَة من غير عذر ح ۱۱۲۷' اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مسند احمد ۵ / ۴۳۴ اور مسند ابی یعلیٰ ۴ / ۱۴۰ ح ۲۱۹۸ میں حدیث موجود ہے۔ تینوں حدیثیں کسی نہ کسی درجے میں ضعیف ہیں لیکن مل کر حسن کے درجے تک پہنچ جاتی ہیں اسی لئے علامہ ناصرالدین الالبانی نے اسے تحقیق ابن ماجہ میں حسن کہا ہے۔

(۱۲۸) مسند احمد ۴ / ۱۹۰ و سنن ابی داود كتاب الصلاة باب تخطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پریشان کر دیا ہے۔)

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُس کے حصے کا اجر ضائع ہو گیا بس اُسے نمازِ ظہر کا ثواب ملے گا۔ فرمایا:

((مَنْ لَغَا وَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا)) (۱۲۹)

"جس نے فضول بات کی اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس کا جمعہ ظہر ہو گیا"

(یعنی اُسے صرف نمازِ ظہر کا ثواب ملے گا۔)

(۵) مسجد میں پہنچ کر جہاں جگہ ملے بیٹھ رہے' خواہ مخواہ دو آدمیوں کے درمیان پھنس جانا اور ان دونوں کو اپنی جگہ چھوڑ دینے یا سرک جانے پر مجبور کرنا بھی منع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ، أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ رَاحَ، فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)) (۱۳۰)

"جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جس قدر ممکن ہو پاک صاف ہوا' پھر تیل لگایا یا' خوشبو استعمال کی' پھر نمازِ جمعہ کے لئے نکلا' دو آدمیوں کے درمیان زبردستی نہیں گھسا' جو ممکن ہو نماز ادا کی' جب امام آیا تو خاموشی اختیار کی' تو آج کے دن سے لے کر اگلے جمعہ تک کے لئے اُس کی مغفرت ہو گئی۔"

=رقاب الناس یوم الجمعۃ ح ۱۱۱۸' علامہ الالبانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۲۹) سنن ابی داود کتاب الطھارۃ باب فی الغسل یوم الجمعۃ ح ۳۴۷' علامہ الالبانی نے حسن قرار دیا ہے۔

(۱۳۰) صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب لا یفرق بین اثنین یوم الجمعۃ ح ۹۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۶) کسی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود بیٹھنا سخت منع ہے کیونکہ مسجد اللہ کا گھر' اللہ کی عبادت کے لئے ہوتا ہے' جو پہلے آئے گا اپنی جگہ پائے گا' کسی کی اجارہ داری نہیں چل سکتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)) (۱۳۱)

"کوئی آدمی دوسرے کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے' البتہ دوسروں کے لئے جگہ بناؤ اور کھلے ہو کر بیٹھو۔"

دوسری حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لْيُخَالِفْ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ، وَلَكِنْ يَقُولُ : افْسَحُوا)) (۱۳۲)

"تم میں سے کوئی ہرگز اپنے بھائی کو جمعہ کے روز نہ اُٹھائے تاکہ وہ خود جا کر اُس کی جگہ پر بیٹھ جائے' البتہ کہے : جگہ کھلی کرو۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ اگر کوئی ان کے لئے جگہ خالی کرتا تو وہ اُس جگہ قطعاً نہ بیٹھتے۔ (۱۳۳)

(۷) نمازِ جمعہ سے پہلے تعلیم یا ذکر کے لئے علیحدہ علیحدہ حلقے بنا کر بیٹھنا بھی منع ہے' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول

---

(۱۳۱) صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم اقامة الانسان..... الخ ح ۲۱۷۷

(۱۳۲) صحیح مسلم حوالہ سابقہ ح ۲۱۷۸

(۱۳۳) صحیح مسلم' حوالہ سابقہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے منع فرمایا:

مَسجِد میں خرید و فروخت کرنے سے۔

مَسجِد میں گم شدہ چیزوں کا اعلان کرنے سے۔

مَسجِد میں شعر گوئی سے۔

اور جمعہ کے دِن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے۔ (۱۳۴)

(۸) جب خطیب جمعہ کے روز منبر پر چڑھ جائے تو ہر طرح کا کام، گفتگو اور ہاتھوں یا کپڑوں سے کھیلنا منع ہے، بلکہ یہ سارے کے سارے اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلاثَةُ نَفَرٍ: رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو، وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو، فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةَ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ [الأنعام: ١٦٠])) (۱۳۵)

"نمازِ جمعہ پر تین قسم کے آدمی آتے ہیں: ایک آدمی آکر فضول حرکت کرتا ہے، بس یہی اُس کا نصیب تھا۔ ایک آدمی آکر دُعا کرتا ہے، اس آدمی نے اللہ

(۱۳۴) سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب التحلق یوم الجُمُعَة قبل الصلاۃ ح ۱۰۷۹، سند حسن ہے۔ و سنن النسائی کتاب المساجد باب نمبر ۲۲ النھی عن البیع والشراء فی المسجد و عن التحلق قبل صلاۃ الجُمُعَة۔

(۱۳۵) سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب الکلام و الامام یخطب ح ۱۱۱۳ و صحیح ابن خزیمۃ کتاب الجُمُعَة باب طبقات من یحضر الجُمُعَة ح ۱۸۱۳، علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ سے دُعا کی' اگر وہ چاہے گا تو اُسے دے دے گا اور اگر چاہے گا تو محروم رکھے گا۔ اور تیسرا آدمی سکون و خاموشی کے ساتھ آیا' کسی مسلمان کی گردن بھی نہیں پھلانگی اور نہ ہی کسی کو تکلیف دی۔ اس کا یہ عمل اِس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک اور تین دن زیادہ اُس کے لئے کفّارہ بن جائے گا۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : جو آدمی نیکی لے کر آیا اُس کو دس گنا اجر ملے گا۔" (الانعام : ۱۶۰)

خود بولنا تو غلط بات ہے ہی' اگر کوئی غلطی سے بول رہا ہو تو اُسے خاموشی کا کہنا بھی غلط ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے :

((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)) (۱۳۶)

"جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اگر تم نے ساتھ والے سے اتنا بھی کہا کہ خاموش رہو تب بھی تم نے فضول بات کی۔"

عہدِ رسالت کا ایک خوبصورت واقعہ اس حقیقت کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ حضرت ابوذر بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے روز میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں حضرت اُبَیّ بن کعب کے قریب بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے سورت براءۃ کی تلاوت کی۔ میں نے حضرت اُبَیّ سے دریافت کرنا چاہا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تھی تو انہوں نے مجھے گھور کے دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے اپنا سوال پھر دہرایا' انہوں نے مجھے گھور کے دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے تھوڑی دیر انتظار کیا پھر تیسری مرتبہ اپنا سوال

---

(۱۳۶) صحیح البخاری کتاب الجُمُعَة باب الانصات یوم الجُمُعَة والامام یخطب ح ۸۹۲ و صحیح مسلم کتاب الجُمُعَة باب فی الانصات یوم الجُمُعَة فی الخطبة ح ۸۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہرایا' انہوں نے مجھے پھر گھور کے دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے حضرت اُبی سے کہا: میں نے تم سے ایک بات دریافت کی تھی' تم نے جواب بھی نہیں دیا اور مجھے گھورتے بھی رہے۔ حضرت اُبی نے فرمایا: تجھے نماز میں سے فضول حرکت کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حضرت اُبی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ نے سورت براءۃ کی تلاوت فرمائی' میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو اُس نے مجھے گھور کے دیکھنا شروع کیا اور کوئی جواب بھی نہ دیا۔ بعد میں حضرت اُبی نے کہا: تجھے تیری نماز سے فضول حرکت کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے واقعہ سننے کے بعد فرمایا: "اُبی نے سچ کہا ہے۔" (۱۳۷)

جسم' لباس یا مسجد میں بچھی ہوئی صف یا قالین سے کھیلنا بھی منع ہے کیونکہ مقصود یہ ہے کہ انسان پوری توجّہ کے ساتھ خطبہ سنے' نہ کہ وقت گزاری کرے۔ ہاں! البتہ اگر آپ ﷺ کا نام خطبہ میں آ جائے تو درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے۔ اسی طرح سلام کا جواب دینا یا چھینک کا جواب دینا بھی صحیح ہے۔

(۹) خطبۂ جمعہ سنتے وقت ٹانگوں کو کھڑا کر کے ان کے گرد کپڑا لپیٹ کر بیٹھنا بھی منع ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی نے لنگی' دھوتی یا چادر باندھی ہوئی ہے تو گرنے کی صورت میں وہ ننگا ہو جائے گا' ورنہ کم سے کم نیند تو ضرور آ جائے گی' عین ممکن ہے وضو بھی خطا ہو جائے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس طرح کپڑا لپیٹ کر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔ حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ

---

(۱۳۷) صحیح ابن خزیمہ کتاب الجُمُعَة ح ۱۸۰۷' علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ)) (۱۳۸)

"جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گھٹنے کھڑے کر کے پنڈلیوں اور کمر پر کپڑا باندھ کر بیٹھنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔"

(۱۰) کوئی ایسی چیز کھا کے یا استعمال کر کے آنا جس کی وجہ سے عام آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہو' یہ منع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ : الثُّومَ وَ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ فِيْ مَسَاجِدِنَا، فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ)) (۱۳۹)

"جس کسی نے ثوم (تھوم) پیاز یا کُرات قسم کی سبزی استعمال کی وہ ہماری مَسجِدوں میں نہ آئے' کیونکہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔"

ذرا غور فرمائیں کہ جب ان حلال اور پاکیزہ چیزوں کے استعمال کے بعد مَسجِد میں آنا منع ہے تو سگریٹ' کالی نسوار (جس کا استعمال ناک میں ہوتا ہے) سبز نسوار (جس کا استعمال مسوڑوں کے پاس ہوتا ہے) یا اسی قسم کی دوسری بدبودار غلط اور ناجائز چیزیں استعمال کر کے مَسجِد میں آنا کیسا ہے؟ واضح رہے کہ علماء کے ایک بہت بڑے

---

(۱۳۸) سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی کراھیة الاحتباء والامام یخطب ح ۵۱۴' امام ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے' اسی معنی کی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ابوداؤد نے ذکر کی ہے ملاحظہ ہو کتاب الصلاۃ ح ۱۱۱۰

(۱۳۹) صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاہ' باب نهی من اکل ثوما اوبصلا او کراثا او نحوها ..... سنن الترمذی' کتاب الاطعمه' باب ما جاء فی کراهه اکل الثوم والبصل۔ سنن النسائی' کتاب المساجد' باب من یمنع من المسجد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقے نے سگریٹ کو حرام قرار دیا ہے اور طبی نقطۂ نظر سے بھی یہ خبیث اور مضر چیز ہے۔

اگر منہ سے بدبو اٹھ رہی ہو تو بہتر ہے اُسے منجن، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ سے صاف کر لے یا پھر مسجد کے بجائے گھر میں ہی معذور افراد یا عورتوں، بچوں کی طرح نماز پڑھ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نورِ اسلام اکیڈمی لاہور کی چند مطبوعات

- کبیرہ گناہوں کی حقیقت
  تالیف : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- قیامت کی ہولناکیاں
  تالیف : الاستاذ عبدالملک الکلیب
  ترجمہ و حواشی : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- مختصر احکام الجنائز
  تالیف : علامہ محمد ناصر الدین الالبانی
  ترجمہ و حواشی : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- تہذیبِ اطفال
  تالیف : علامہ ابن قیم الجوزیہؒ
  تلخیص و ترجمہ : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- تفسیر الفاتحہ
  تالیف : امام محمد بن عبدالوہابؒ
  ترجمہ و تفہیم : علامہ محمد جمیل شیدا رحمانی
- جہنم کے راستے
  پیشکش : دار ابن مبارک 'الخیر
  ترجمہ و حواشی : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- یومِ جُمعہ : فضائل 'مسائل 'احکام
  تالیف : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- ارادہ ہے توبہ کرلوں ' لیکن...!
  تالیف : علامہ محمد صالح المنجد
  ترجمہ و حواشی : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- جنّت کی راہ
  تالیف : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- نفاق کی نشانیاں
  تالیف : الاستاذ عائض عبداللہ القرنی
  ترجمہ و حواشی : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- میّت کا سفر آخرت
  تالیف : علامہ محمد ناصر الدین الالبانی
  تلخیص و ترجمہ : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- اسلام کے بنیادی عقائد
  تالیف : علامہ محمد بن صالح العثیمین
  ترجمہ و حواشی : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- پہاڑ جیسے گناہ
  تالیف : حافظ شمس الدین الذہبیؒ
  ترجمہ و تخریج احادیث : حافظ ثناء اللہ ثاقب
- نماز کی اہمیت
  تالیف : علامہ محمد بن صالح العثیمین
  ترجمہ و حواشی : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- مناجاتِ حرم
  ترتیب و ترجمہ : ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
- مسلم عورت کا پردہ اور نماز کا لباس
  تالیف : شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ
  ترجمہ : مقصود الحسن فیضی